REGD. No. L. 5357

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۹ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۹۸

حضور ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲۸ اپریل۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج ... بجے لاہور سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ اپریل۔ گزشتہ رات ٹیلیفون پر لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

سنٹو کے رکن پوری طاقت سے ہر خطرہ کا مقابلہ کریں گے

وزارتی کونسل کے اجلاس میں وزیر خارجہ پاکستان کا اعلان

انقرہ ۲۸ اپریل۔ انقرہ میں کل سنٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس شروع ہوا، تو رکن ممالک کے نمائندوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی کمیونزم کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے آزاد ملکوں کو متحد ہو کر مقابلہ کرنا چاہئیے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا کہ سنٹو ایک دفاعی ادارہ ہے لیکن اگر اسکے رکن ممالک کی آزادی کو کسی بھی طاقت سے خطرہ پیدا ہوا، تو وہ پوری قوت سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک نے کہا کہ امریکہ اس ادارہ کو بدستور پہلے کی طرح امداد دیتا رہے گا۔ ترکیہ کے جنرل جمال گرسل نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا جنگوں کے المناک تجربات کے باوجود دنیا میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا نہیں ہوئی۔ اور موجودہ حالات میں آزادی کے تحفظ کے لئے دفاعی تنظیموں کا وجود ہونا ضروری ہے۔ مسٹر منظور قادر نے کہا بنیادی طور پر سنٹو ایک دفاعی ادارہ ہے۔ اور رکن ممالک پوری طاقت سے ہر اس طاقت کا مقابلہ کریں گے جو ان کی آزادی کے لئے خطرہ کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا آزادی ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ سنٹو کے رکن ممالک کی آزادی کے تحفظ کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں مسٹر منظور قادر نے ان پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ سنٹو کے متعدد منصوبوں پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔ اور کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

مغربی افریقہ کا ملک سیرالیون آزاد ہو گیا

فری ٹاؤن سپورٹس سٹیڈیم میں آزادی کی تقریب شان و شوکت سے منائی گئی

فری ٹاؤن ۲۶ اور ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب بارہ بجے مغربی افریقہ کا ملک سیرالیون غیر ملکی تسلط سے آزاد ہو گیا۔ یہ ملک گذشتہ صدی کے اوائل میں غیر ملکی اقتدار کے تحت آگیا تھا۔

فری ٹاؤن سپورٹس سٹیڈیم میں آزادی کی تقریب نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی۔ اس پر مسرت تقریب میں پندرہ ہزار اشخاص نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز برطانیہ اور پھر سیرالیون کے قومی ترانوں سے ہوا۔ پھر نصف شب کو یونین جیک کی جگہ سیرالیون کا قومی پرچم لہرایا گیا۔ اس تقریب میں حکومت برطانیہ اور برطانوی قوم کی نمائندگی ڈیوک آف کینٹ نے کی۔

مغربی جرمنی کے سفر کے لئے ویزا کی پابندی

راولپنڈی ۲۸ اپریل۔ حکومت پاکستان اور جرمنی کی حکومتوں نے ایک دوسرے ملک میں سفر و قیام کے لئے ویزا کی بعض پابندیاں بحال کر دی ہیں۔ اس سے پہلے دونوں ملکوں کے باشندوں کو ایک دوسرے ملک میں جانے اور رہنے کے لئے ویزا کی ضرورت نہیں تھی۔ اس فیصلہ کے تحت مغربی جرمنی میں ملازمت حاصل کرنے والوں کو روانگی سے پہلے ویزا حاصل کرنا ہوگا۔ تاجروں کو بھی مغربی جرمنی کے دوروں کے لئے ویزا حاصل کرنے ہوں گے۔ البتہ تبادلہ کئی مرتبہ سفر کرنے والوں کے لئے بھی ویزے جاری کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

کمیونسٹ بلاک کے ملکوں نے اقتصادی لحاظ سے جو جارحانہ اقدامات کئے ہیں، افغانستان ان میں سب سے پہلا نشانہ بنا ہے۔

پاکستان کے لئے ۶۲ ہزار ڈالر کی گرانٹ

نیویارک ۲۸ اپریل۔ راک فیلر فاؤنڈیشن نے ہندوستان کے لئے پانچ گرانٹس اور پاکستان و لنکا کے لئے ایک ایک گرانٹ منظور کی ہے چنانچہ پاکستان میں اسلامی ریسرچ کے مرکزی انسٹی ٹیوٹ کے لئے راک فیلر فاؤنڈیشن سے ۶۲ ہزار ڈالر کی گرانٹ ملے گی۔

مہاراجہ ہری سنگھ کا انتقال

بمبئی ۲۸ اپریل۔ کشمیر کے سابق حکمران مہاراجہ ہری سنگھ کل بمبئی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔ مہاراجہ ہری سنگھ ۱۹۴۹ء میں اپنے بیٹے کرن سنگھ کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے۔ اور اس کے بعد وہ بمبئی میں مقیم ہو گئے تھے۔

مصنوعی سیارے میں دوربین

کیپ کنیورل (فلوریڈا) ۲۸ اپریل۔ امریکہ نے کل یہاں لانچنگ پیڈ سے ایک "جونو-II" راکٹ کے ذریعہ ایک مصنوعی سیارہ خلا میں چھوڑا ہے۔ اس مصنوعی سیارے میں ایک خلائی دوربین رکھی گئی ہے جس کے ذریعہ کاسمک شعاعوں اور تابکاری کا مطالعہ کیا جائے گا۔ یہ برقی دوربین خلا میں "گاما" شعاعوں کے مطالعہ کے لئے بھی استعمال کی جائے گی۔

جاپانی ماہرین پاکستان آئیں گے

ڈھاکہ ۲۸ اپریل۔ محکمہ آثار قدیمہ کے سپرنٹنڈنٹ برائے مشرقی پاکستان مسٹر ناظم الدین احمد نے بتایا ہے کہ جاپان کے ماہرین آثار قدیمہ کی ایک جماعت آئندہ موسم سرما میں پاکستان کا دورہ کرے گی۔ یہ ماہرین پشاور اور سوات میں قدیم گندھارا تہذیب کے آثار تلاش کرنے کی غرض سے دوبارہ کھدائی شروع کریں گے۔ ان ماہرین نے گزشتہ سال ان مقامات میں کھدائی شروع کی تھی اور قدیم بدھ تہذیب کے بعض بیش بہا آثار دریافت کئے تھے۔

افغانستان کو روسی امداد

بون ۲۸ اپریل۔ نیم ترقی یافتہ ملکوں کو کمیونسٹ ملکوں کی امداد کے جائزہ کے بارے میں امریکی دفتر خارجہ کی ایک رپورٹ یہاں شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ روس نے افغانستان میں نئے منصوبے شروع کئے ہیں اور اپنی سرگرمیاں بعض اور افغان علاقے میں بڑھا دی ہیں اور افغانستان کی بعض اہم وزارتوں میں اپنے ماہرین مقرر کر رکھے ہیں۔

دفتر خارجہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹۔ اپریل ۶۱ء

جنگوں کا اصل محرک لا مذہبی رہی ہے۔ مذہب کبھی نہیں رہا

عموماً بعض نو تعلیم یافتہ لوگوں کی زبانی سنا جاتا ہے کہ مذہب کی وجہ سے لڑائیاں ہوتی ہیں۔ یہ اعتراض پہلے پہل مغربی آزاد خیال مفکرین نے نمایاں کیا تھا۔ اور اس کی ظاہری وجہ یہ تھی کہ یورپ میں عیسائی فرقوں کی باہمی رقابت نے سخت فتنہ و فساد برپا کر رکھا تھا لوتھر جرمن پادری کی تحریک مذہبی آزادی سے پہلے تمام یورپ کا مذہبی نظام پوپ کے ہاتھ میں تھا۔ تمام یورپ کے پادری بادشاہ اور نواب پوپ کے اشارہ پر معزول اور مقرر کئے جا سکتے تھے۔ الغرض پوپ یورپ کے سفید و سیاہ کے مالک ہوتے تھے اور کسی فرد کی مجال نہ تھی کہ پوپ کے حکم کی خلاف ورزی کرے۔ تمام یورپ میں پادری وغیرہ بھی پوپ ہی مقرر کرتا تھا۔ اور کوئی پادری اپنے حلقہ میں کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا یا کر سکتا تھا جس کا حکم پوپ نے نہ دیا ہو۔ عوام اکثر جاہل تھے۔ انجیل ناپید تھی۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے بس پادری لوگ پوپ کے احکام کے مطابق مذہبی رسومات ادا کر دیا کرتے تھے۔ عوام کا اعتقاد اکثر اندھا ہوتا تھا۔ بعض دفعہ مختلف ممالک کے بادشاہ پوپ کی نافرمانی بھی کرتے تھے مگر ان کی بغاوتیں دوسروں کی مدد سے فوراً دبا دی جاتی تھیں۔

پوپوں کی اس قوت کی وجہ سے وہ بہت مغرور ہو گئے تھے۔ اور اکثر من مانی کر دیتے تھے ان کے احکام اکثر ذاتی انتفاع کے حامل ہوتے تھے۔ اور خود پوپ اور اسکے کارندے ہر قسم کی برائیوں میں گرفتار ہو گئے تھے۔ عوام پر ظلم و ستم ایک معمولی بات تھی۔ اس سے لوگ اندر ہی اندر پوپ کے خلاف جذبات رکھتے تھے مگر وہ بول نہیں سکتے تھے۔ تا آنکہ لوتھر نے جس نے سپین میں اسلامی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی تھی۔ پوپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اس فرقہ کی بنا پڑی جس کو آج پراٹسٹنٹ کہا جاتا ہے۔ اس طرح یورپ کے عیسائی دو بڑے بڑے فرقوں میں بٹ گئے بہت سے بادشاہوں نے جو پوپ کا جوا اپنی گردن سے اتارنا چاہتے تھے۔ پراٹسٹنٹ عقائد اختیار کر لئے۔ اسی طرح اگرچہ پراٹسٹنٹوں کے علاوہ اور بھی فرقے پیدا ہو گئے۔ مگر بڑے بڑے فرقے دو ہی تھے رومن کیتھولک جو پوپ کو اپنا سربراہ سمجھتے ہیں اور پراٹسٹنٹ جو پوپ کو نہیں مانتے۔

عہد وسطےٰ کے یورپ میں ان دونوں عیسائی فرقوں میں سخت عداوت ہو گئی۔ یہاں تک کہ جہاں جہاں ان میں سے کوئی فرقہ برسر اقتدار آتا وہ مخالف فرقے کا نام و نشان مٹا دیتا اس طرح نہ صرف عوام بلکہ بڑے بڑے خواص بھی فرقہ وارانہ تلخیوں کا شکار ہوئے اور ہزاروں لاکھوں بے گناہوں کے سر محض اس لئے اڑا دئے گئے کہ عقاید میں ان کو برسر اقتدار لوگوں سے ذرا سا اختلاف تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ عہد ہی ایسا تھا ایشیا میں بھی جہاں مسلمان حکومتیں تھیں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ اختلاف عقیدہ کی وجہ سے کشت و خون ہوا اور خود مسلمانوں میں ذرا ذرا سے عقائدی اختلاف کی وجہ سے عوام باہم الجھ گئے۔ یہاں شیعہ سنی کا سوال ہمیشہ تلخیاں پیدا کرتا رہا ہے۔

یہ تو عیسائیوں اور مسلمانوں کے اندرونی تنازعات ہیں۔ $\frac{12}{13}$ ویں صدیوں میں صلیبی جنگوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ یورپین عیسائیوں نے مسلمانوں کے قبضہ سے یروشلم کو رہا کرانے کے لئے نہایت زبردست حملے کئے۔ یہ طوفان پوپوں کا اٹھایا ہوا تھا۔ مگر آخر کار اس میں تمام عیسائی یورپ شامل ہو گیا۔ یہاں تک کہ انگلینڈ کا بادشاہ رچرڈ دوم خود ان جنگوں میں شامل ہوا۔

اگرچہ صلیبی جنگوں میں یورپ نے مسلمانوں سے بری طرح شکست کھائی لیکن ایک دوسرے پہلو سے یہ جنگیں یورپ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ ان جنگوں نے صدیوں سے سوئے ہوئے یورپ کو بیدار کر دیا۔ اور وہ لوگ جو سو فیصدی جاہل تھے علوم و فنون کے دلدادہ بن گئے سب سے بڑا فائدہ یورپ کو جو ان جنگوں سے ہوا وہ یہ تھا کہ ان کی باہمی فرقہ وارانہ آویزشیں ختم ہو گئیں۔ انہوں نے مذہبی فرقہ داری کو سیاست سے بالکل الگ کر دیا۔ اور یورپ بجائے مذہبی اشتعال کے دنیا کی طرف جھک گیا۔ اور سائنس اور علوم و فنون میں ترقی کرنے لگا۔

یہ پس منظر ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے بعض دانشور خیال کرتے ہیں کہ مذہب ہی جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ تاہم دنیا کے موجودہ حالات اب بالبداہت اس کی تردید کرتے ہیں آج ظاہر اطور پر مذہب کی بنا پر کوئی جنگ نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے بلکہ حقیقت ہے کہ عیسائی قوموں کو دیگر مذاہب خاص کر اسلام کے خلاف دشمنی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ عیسائی اقوام چاہتی ہیں کہ اسلام نہ صرف یہ کہ دنیا میں عروج پر نہ آئے بلکہ وہ اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ مگر بظاہر آج کوئی بھی قوم نہیں ہے جو بالبداہت اس کا اعتراف کرتی ہو اور کوئی اقدام مسلمانوں کے خلاف مذہبی اختلاف کی بنا پر اٹھانے کے لئے علی الاعلان ایسا کرتی ہو۔ بلکہ اب اس کو پالیسی کے نہایت دبیز پردوں میں چھپایا جاتا ہے۔

اسکے باوجود اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسان کی گزشتہ صدیوں کی تاریخ ان لوگوں کے خیال کو جو مذہب کو جنگ کی وجہ سمجھتے ہیں۔ تقویت دیتی ہے۔ ان صدیوں کی تاریخ کا سرسری اور سطحی مطالعہ انسان کو اسی نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ گزشتہ صدیوں میں قوموں اور افراد کا باہمی جنگ و جدل مذہبی اختلافات کا رہین رہا ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ کبھی اوقات انسان کو مذہبی جوش اندھا کر دیتا ہے۔ اور انسان ہر قسم کے جرم کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

یہ درست ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حقیقت میں مذہب ہی اس جنگ و جدل کا محرک ہوا ہے۔ اگر انسان ذرا بھی غور کرے اور مذہب کی حقیقت کو پیش نظر رکھے تو اسکو یہ ماننا پڑے گا کہ اصل محرک مذہب نہیں ہو سکتا عیسائیوں کی صلیبی جنگوں کا بظاہر ذریعہ وہ پراپیگنڈہ تھا جو پادری اور پوپ وغیرہ نے مذہب کے نام پر کیا تھا۔ لیکن اگر پوپ اور پادری عیسائیت پر حقیقی طور پر عامل ہوتے تو کبھی یہ جنگیں ممکن ہو سکتیں۔ عیسائیت تو یہ سکھاتی ہے کہ اگر ایک گال پر طمانچہ کوئی مارے تو دوسرا گال آگے کر دے اگر کوئی کرتہ اتارے تو کوٹ بھی اس کو دے دے۔ اگر ایک میل بیگار لے تو تو دو میل چلا جا۔ اس اصول کے مطابق تو جہاں مسلمانوں نے عیسائیوں کے مقدس مقامات پر قبضہ کیا ہوا تھا چاہیئے تھا کہ عیسائی تمام یورپ مسلمانوں کے حوالے کر دیتے۔ پھر کیا کوئی رومن کیتھولک ایک پراٹسٹنٹ کو اور ایک پراٹسٹنٹ رومن کیتھولک کو گلوٹین کر سکتا تھا یا کیا سکاچ ملکہ میری کا سر سرعام اڑایا جا سکتا تھا۔

یہ ایک نمایاں مثال ہے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ مذہب نام نہاد مذہبی لڑائیوں کا اصل محرک ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اصل جذبہ کچھ اور ہی ہوتا ہے جس کا ہم ابھی جائزہ لیں گے۔ ایک اور مثال لیجئے قریش اور مسلمانوں کی جنگیں۔ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیجئے۔ کیا ایسا انسان کہ ابوجہل آپ کو ناحق طمانچہ مارتا ہے اور آپ خاموش رہتے ہیں۔ مکہ والے سینکڑوں ظلم آپ پر کرتے ہیں آپ بولتے نہیں طائف والے آپ کے پائے مبارک کو زخمی کر دیتے ہیں۔ مگر ان کے حق میں دعائیں کرتے ہیں مذہب کے لئے جنگ کر سکتا تھا۔ یاد رکھئے یہ بزدلی کی وجہ سے ہرگز نہیں تھا۔ جب ایک شخص ابوجہل سے اپنا روپیہ طلب کرنے کے لئے آپ سے مدد مانگتا ہے تو آپ بلا جھجک ابوجہل کے مکان پر جا کر اس سے روپیہ طلب کرتے ہیں اور ابوجہل جیسا سنگدل چپکے سے روپیہ ادا کر دیتا ہے پھر بعد کی جنگیں ثابت کر دیتی ہیں کہ مسلمان بزدل نہیں تھے مگر وہ اصولاً دنگا فساد سے نفور تھے لیکن جب مسلمان مدینہ ہجرت کر جاتے ہیں اور قریش وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے تو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو بھی تلوار کا مقابلہ تلوار سے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

قریش اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیرو سمجھتے تھے لیکن غور کیجئے کیا حضرت ابراہیم کا مذہب اجازت دیتا تھا کہ وہ ناحق اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو تہ تیغ کریں۔ کیا قریش کے ظلم و ستم کا محرک مذہب تھا؟ بظاہر یہی کہا جائے گا کہ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بتوں کی پرستش سے منع کرتے تھے اس لئے وہ طیش میں آ جاتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ وہ طیش میں کیوں آتے تھے کیا مذہب سکھاتا ہے کہ اگر کوئی شخص عبادت کے معاملہ میں اختلاف کرے تو طیش میں آ جاؤ اور اس کو فنا کر دو۔ ایک ماہر نفسیات اس کا جواب یہی دیگا کہ ان لوگوں کو اپنے جذبات پر قابو نہیں تھا جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ مذہب کا غلبہ ان کی طبیعتوں پر نہیں تھا بلکہ مذہب کو وہ چھوڑ بیٹھے تھے۔ اگر وہ ابراہیمی مذہب کے پابند ہوتے تو ان کو اختلاف رائے پر کبھی طیش نہ آتا۔

مسلمانوں کو مجبوراً ان سے لڑنا پڑا کیونکہ وہ باوجود صلح کے معاہدے کرنے کے ان کو ہر گھڑی توڑ توڑ دیتے تھے۔ وہ مسلمانوں کو چین کی سانس نہیں لینے دیتے تھے۔ اس لئے بطور ایک مصلح کے ان کو سزا دینی لازمی ہو گئی تھی تا کہ وہ اپنی اس فطرت سے نجات پائیں اور لا اکراہ فی الدین کا طریق اختیار کریں۔ اور یہ بھی اس وقت جب وہ اسلام کو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔ اور قریب تھا کہ انکے ظلم و ستم سے اللہ تعالےٰ کا نام لینے والے دنیا سے مٹ جائیں مسلمانوں نے اپنی جان اور اسلام کو بچانے کے لئے تلوار اٹھائی۔

(باقی صث پر)

نوجوانانِ جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نہایت اہم نصائح

اپنے اندر سچائی محنت اور ایثار کے اوصاف پیدا کرو اور اپنے مطمح نظر کو بلند کرو

فرمودہ ۱۲۵ فروری ۱۹۵۱ء ـــــ بمقام ربوہ

قسط نمبر ۳

حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ

جو لاہور کے ایک پرانے احمدی خاندان کے فرد ہیں۔ جن کے گھروں کے پاس اب ہماری جامع مسجد بنی ہوئی ہے۔ شروع شروع میں غیر مبایع ہو گئے۔ ان کے والد بہت پرانے احمدی تھے۔ میرے عقیقے پر بھی وہ قادیان آئے تھے۔ گو بارش کی وجہ سے وہ قادیان پہونچ نہ سکے۔ گویا اس وقت سے ان کے والد کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلقات تھے۔ مرہم عیسےٰ صاحب پیغامی تو ہو گئے۔ لیکن ان کو مجھ سے ہمیشہ انس رہا۔ اعتراضات بھی کرتے تھے لیکن پرانی محبت کی وجہ سے انہوں نے تعلقات میں فرق نہیں آنے دیا۔ میں سفر پر کہیں جاتا۔ تو عموماً یہ میرے ساتھ ساتھ رہتے تھے ایک دفعہ فیروزپور میں میری تقریر ہوئی۔ مرہم عیسےٰ صاحب بھی وہاں آپہونچے۔ وہ مولوی صاحب جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ وہ بھی وہیں تھے۔ میری طبیعت خراب تھی، جو

نظارہ مجھے یاد ہے

وہ یہ ہے کہ میں لیٹا ہوا تھا۔ کہ مرہم عیسےٰ صاحب نے اعتراضات کرنے شروع کر دیئے میں نے انہیں کہا۔ مولوی صاحب سے بات کریں۔ مرہم عیسےٰ صاحب نے اعتراض کیا مولوی صاحب نے جواب دیا۔ انہوں نے پھر اعتراض کیا۔ جس کا مولوی صاحب نے کچھ جواب دیا۔ لیکن مرہم عیسےٰ صاحب نے پھر اعتراض کیا۔ اس پر جواب دینے کے وہ مولوی صاحب کہنے لگے "تو بڑا چالاک ہے تینوں گلّاں بڑیاں آندیاں ہن"۔ آخر اس کام کو مجھے خود سنبھالنا پڑا۔ اور میں نے مرہم عیسےٰ صاحب سے کہا کہ آپ ادھر آئیں اور مجھ سے بات کریں۔ پس اگر علم آتا ہے۔ تو اس کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اور استعمال کا وقت ۱۵-۱۶ سال کی عمر میں شروع ہوجاتا ہے۔ لیکن جو طریق اب جاری ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ۲۵-۳۰ سال کی عمر میں میدان عمل میں کودو گے جنگ میں ۱۵-۱۶ سال کا ایک ریکروٹ، لیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا نوجوان ۲۵-۳۰ سال کی عمر میں جاکر اگر سپاہی بنے گا۔ تو اس نے لڑنا کیا ہے۔

تیسری چیز ایثار ہے

پہلی دو چیزیں ایسی تھیں جو ذاتی خوبیاں تھیں۔ لیکن جب قومی طور پر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت اگر وہ ایسا نہ بنے۔ کہ اردگرد کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرسکے تو اس کے لئے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور وہ قوم کے لئے مفید وجود نہیں بن سکتا۔ اگر گاڑی کے دو گھوڑے اکٹھا زور نہ لگائیں۔ بلکہ ان میں سے ایک ایک طرف زور لگائے اور دوسرا دوسری طرف۔ تو گاڑی چل نہیں سکتی۔ یا گاڑی ٹوٹ جائے گی۔ گاڑی کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں جانور ایک ساتھ زور لگائیں۔ اور پھر ایک ہی سمت کو چلیں اسی طرح وہی افراد قومی حصہ بن سکتے ہیں جن کے اندر قومی کیریکٹر پایا جائے۔ اور

بہترین قومی کیریکٹر

ایثار ہے۔ ایثار کے معنی ہیں، دوسروں کو اپنے اوپر مقدم کرنا جب کسی قوم کے افراد دوسروں کو اپنے اوپر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں، تو وہ قوم کے لئے مفید وجود بن جاتے ہیں۔ اور جب کوئی فرد صرف اپنے حق کے حصول میں لگا رہے۔ اور دوسرے کے لئے اپنے حق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو وہ قوم کے لئے مفید وجود نہیں بن سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

لفظ ایثار

استعمال کرکے مسلمانوں کو ایک غیر متناہی جھگڑے سے بچا لیا ہے۔ اگر آپ یہ فرماتے کہ تم دوسروں کا حق نہ مارو۔ ہاں اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرو۔ تو بہت سے لوگ لوٹ کھسوٹ کا نام ہی حق سمجھ لیتے اور کہتے کہ یہ ہمارا حق ہے۔ اس لئے ہم اسے حاصل کرکے رہیں گے۔ اور ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی ہوشیاری سے دوسرے کا حق مار لیتے۔ ایک جلسہ پر میں نماز پڑھانے لگا۔ عموماً لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ نماز میں میرے ساتھ کھڑے ہوں۔ سیٹھ غلام غوث صاحب مرحوم جو حیدرآباد دکن کے رہنے والے تھے نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کے بیٹے سیٹھ محمد اعظم صاحب بھی نہایت مخلص نوجوان ہیں۔ اور جماعت حیدرآباد دکن کے سکرٹری مال ہیں۔ سارا خاندان ہی مخلص ہے۔ ان کا وطن قادیان سے ہزار بارہ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہ جب جلسہ پر آتے۔ تو نماز میں میرے ساتھ کھڑے ہوتے۔ تاکہ انہیں دعائیں کرنے کا زیادہ موقعہ مل سکے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر بھی وہ میرے ساتھ کھڑے تھے۔ کہ

گجرات کے ایک احمدی

آگے بڑھے اور انہیں پیچھے دھکیل کر کہنے لگے۔ آپ لوگوں کو تو یہ موقعہ روز ملتا ہے ہم لوگ دور سے آتے ہیں۔ ہمیں بھی حضور کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ دیں۔ اب گجرات قادیان سے ۷۰-۸۰ میل پر واقع ہے۔ اور حیدرآباد (دکن) اور قادیان کے درمیان ہزار بارہ سو میل کا فاصلہ ہے۔ لیکن انہوں نے بغیر تحقیقات کے اسے اپنا حق سمجھ لیا۔

پس اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ اپنا حق لو۔ دوسرے کا حق نہ لو۔ تو سارے لوگ یہی کہتے کہ یہ حق ہمارا ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ دوسرے کے لئے اپنا حق قربان کر دیا کرو۔ اور جب اکثر لوگ ایثار کریں گے۔ تو وہ ظلم سے بچے رہیں گے سو میں سے ایک آدھ آدمی ایسا ہوگا۔ جس کو اپنا حق دوسرے کے لئے چھوڑنا پڑے۔ باقی سب ایسے ہی ہوں گے۔ جن کا حق نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسرے کا حق غصب کرنے سے بچ جائیں گے۔ قوم کا مفید وجود بننے کے لئے

یہ روح نہایت ضروری ہے

اور جو شخص قوم کا مفید وجود بننا چاہتا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ ایثار سے کام لے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان فتنہ برپا ہوگا۔ جو سب لوگوں پر چھا جائے گا۔ اس وقت مومن وہی ہوگا۔ جو ایثار کریگا۔ اور سمجھے گا کہ قوم کی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ کہ میں اپنا حق چھوڑ دوں اور خلوت اختیار کرلوں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسانی اخلاق میں تنزل پیدا ہوجاتا ہے۔ تو عام طور پر انسان خواہ مخواہ ہر چیز کو اپنا حق تصور کر لیتا ہے۔ اور ایثار کا لفظ کہہ کر اسے اس قسم کی حرکات سے روکا گیا ہے۔ اگر کسی قوم کے افراد میں ایثار کا مادہ نہیں پایا جاتا۔ تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ جب حضرت معاویہؓ سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے اپنے بیٹے

یزید کی خلافت

کا اعلان کیا۔ تو انہوں نے لوگوں کو مدینہ میں اکٹھا کیا۔ اور یزید کے متعلق کہا کہ میں چاہتا ہوں۔ میرے بعد میرا بیٹا میرا جانشین ہو۔ کیونکہ یہ ایک ایسے خاندان کا فرد ہے جو عرب میں معزز سمجھا جاتا ہے۔ اور پھر اسے خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ اس لئے ان کا حق ہے۔ کہ خلافت انہی کو ملے۔ تمہاری کیا رائے ہے۔ آپ کا یہ مطلب تھا کہ یہ لوگ میری تائید کر دیں گے۔ تردید نہیں کریں گے۔ اور میں یزید کی خلافت کا اعلان کردوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جو اس وقت ایمان لائے تھے۔ جب حضرت معاویہؓ کا باپ ابو سفیان کفر کی سرداری کر رہا تھا۔ بلکہ حضرت عمرؓ بھی ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ آپ اس مجلس میں موجود تھے۔ آپ فرماتے ہیں میں پٹکا باندھے بیٹھا تھا۔ جب معاویہ نے کہا کہ ہمارے خاندان کا حق ہے کہ اسے خلافت ملے۔ اور میرا بیٹا مستحق ہے کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہو تو میں نے چاہا کہ پٹکا کھولوں اور کھڑا ہو کر کہوں کہ بادشاہت کا حق دار وہ ہے جو اسلام کی تائید میں اس وقت تلوار چلا رہا تھا۔ جب تمہارا باپ کفر کی سرداری کر رہا تھا۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ اس طرح فتنہ کا دروازہ کھل جائیگا۔ اس لئے میں نے دوبارہ پٹکا باندھ لیا۔ اور خاموش رہنا ہی بہتر خیال کیا

یہ ایثار ہے

جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یزید کے مقابلہ میں دکھایا۔ آپ کے مقابلہ میں یزید تو کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا تھا۔ وہ تو ایک حقیر انسان تھا۔ آپ کے مقابلہ میں ابوسفیانؓ اور حضرت معاویہؓ کی بھی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ وہ ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ اور اس وقت ایمان لائے تھے جب حضرت عمرؓ بھی ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ آپ جب ایمان لائے تو آپ کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ اور اپنے باپ سے کئی سال قبل آپ ایمان لے آئے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اس قدر عشق تھا۔ کہ بعض اوقات حضرت عمرؓ فرماتے تھے فلاں بات عبداللہؓ سے پوچھ لو۔ کیونکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو زیادہ جانتا ہے۔ یعنی آپ کی فضیلت تو حضرت عمرؓ بھی تسلیم کرتے تھے۔ یزید کے مقابلہ میں ان کا حق تو مسلم تھا۔ لیکن انہوں نے اپنا حق چھوڑ دیا اور کہا میں لوگوں کو فتنہ میں نہیں ڈالنا چاہتا یزید خلیفہ بنتا ہے تو بننے دو۔ میں کیوں فتنہ کا موجب بنوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کاش

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

اس موقعہ پر خاموش نہ رہتے بلکہ بول پڑتے۔ وہ حکومت کے یقیناً حقدار تھے اگر وہ حکومت حاصل کر لیتے تو یقیناً اسلامی حکومت میں جو فوراً تنزل شروع ہو گیا تھا وہ نہ آتا۔ اور اسلام کی ترقی کا دور لمبا ہو جاتا۔ ہم حضرت معاویہؓ کی خلافت کے قائل نہیں۔ وہ ایک بادشاہ تھے اور بادشاہ ہونے کے لحاظ سے ایک اچھے بادشاہ تھے۔ اخروی لحاظ سے وہ صحابی اور نیک آدمی تھے۔ لیکن خلیفہ نہیں تھے۔ ان کے پاس خلافت آئی نہیں۔ خلافت دو ہی صورتوں میں ان کے پاس آسکتی تھی یا تو خدا تعالےٰ انہیں خلیفہ مقرر کر دیتا۔ یا مسلمان جمہور انہیں خلیفہ منتخب کر لیتے۔ اگر انہیں خلیفہ سمجھا جائے۔ تو سوال پیدا ہو گا کہ ان کے پاس خلافت کہاں سے آئی۔ ظاہر ہے۔ کہ نہ تو انہیں خدا تعالےٰ نے خلیفہ مقرر کیا تھا۔ اور نہ جمہور مسلمانوں نے انہیں خلیفہ منتخب کیا۔ اس لئے وہ خلیفہ نہیں کہلا سکتے۔

غرض حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے سوچا کہ دنیاوی بادشاہت تو ایک جسمانی چیز ہے روحانی چیز نہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے روحانی مرتبہ دیا ہے۔ وہ چھوڑ کر میں ایک جسمانی چیز کے پیچھے کیوں پڑوں۔ اگر حضرت عبداللہ بن عمرؓ خلافت کی بجائے اس چیز کو دیکھتے۔ کہ مسلمانوں کی گردنیں کس ہاتھ میں جا رہی ہیں۔ تو وہ اس بارہ میں ایثار نہ دکھاتے اور یہ امر مسلمانوں کے لئے یقیناً خوش قسمتی کا موجب ہوتا۔

دنیا میں یزید کو سب کچھ کہا گیا ہے۔ اور شیعوں نے تو اسے اتنی گالیاں دی ہیں کہ زمین اور آسمان ملا دیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ سب سے بڑی گالی وہ تھی۔ جو خود اسکے بیٹے سے اسے ملی اور وہ اس کا وہ فعل تھا جو اس نے

یزید کی وفات کے بعد

خلافت قبول نہ کرنے کے بارہ میں کیا۔ میرے نزدیک اس کا خلافت کو قبول نہ کرنا۔ ایک بہترین گواہی تھی اس امر پر کہ معاویہؓ کا یہ فیصلہ غلط تھا۔ کہ یزید بادشاہت کا مستحق ہے۔ میں حیران ہوں کہ مسلمانوں نے یزید کے بیٹے کی وہ قدر کیوں نہیں کی۔ جس کا وہ حقدار تھا۔ وہ اسلامی شعار کو قائم رکھنے والی اہم ہستیوں میں سے ایک تھا۔ یزید کے بعد

شاہی خاندان کے افراد

نے اسے بادشاہ بنا دیا اور اعلان کر دیا کہ یزید کے بعد اس کا بیٹا خلیفہ ہو گا۔ یہ لوگ اگرچہ بادشاہ ہوتے تھے لیکن کہلاتے خلیفہ ہی تھے۔ بادشاہ بنانے کے بعد وہ اسے ایک خاص جگہ لے گئے تا وہ اپنی خلافت کا اعلان کرے اور یہ اعلان کر دیا۔ کہ تمام رؤسا اور خاندان کے لوگ اس کی بیعت کریں۔ وہ اسے پبلک میں لے آئے۔ اور اسے اعلان کرنے کے لئے کہا۔ اس نے ممبر پر کھڑے ہو کر جو اعلان کیا وہ یہ تھا کہ اے لوگو خدا تعالےٰ نے بادشاہت کا حق تمہیں دیا ہے۔ اور اسلام نے بھی تمہیں اختیار دیا ہے کہ جسے چاہو بادشاہ بنا لو لیکن ان لوگوں نے مجھ سے پوچھے بغیر یہ رسی میرے گلے ڈال دی ہے اور جن کا حق تھا۔ انہیں پوچھا تک نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس مجلس میں وہ لوگ موجود ہیں جو اپنی ذات میں مجھ سے اچھے ہیں۔ جن کے باپ میرے باپ سے اچھے ہیں اور جن کے دادے میرے دادے سے اچھے ہیں ان کی موجودگی میں میرا بادشاہت کو قبول کرنا مشکل امر ہے۔ اسلئے میں یہ رسی گلے سے اتار کر پھینکتا ہوں۔ تمہارا حق ہے جس کو چاہو بادشاہ بنا لو اس کی ماں کو

جب یہ اطلاع ملی

تو اس نے منہ پر تھپیڑ مار کر کہا کم بخت نا

آج تو نے اپنے باپ دادا کی ناک کاٹ دی ہے اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔ ماں میں نے اپنے باپ دادا کی ناک کاٹی نہیں بلکہ کٹی ہوئی ناک جوڑ دی ہے۔ یہ کہکر وہ وہاں سے چلا گیا اور ایک کمرہ میں داخل ہو گیا اور اس کا دروازہ بند کر لیا۔ سارا خاندان اس کا دشمن ہو گیا۔ وہ اس کمرہ سے باہر نہ نکلا یہاں تک کہ ۴۰ دن کے بعد اسی کمرہ میں وہ فوت ہو گیا۔ وہ اسلامی تاریخ کا ایک شاہکار تھا۔ وہ اسلامی تاثیر کا ایک جوہر تھا۔ جو لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا۔ لوگ بادشاہت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ذلیل ہوتے ہیں۔ لیکن اس نے بادشاہت کو چھوڑا اور ذلیل ہوا۔ وہ اسلئے ذلیل ہوا۔ کہ جو مال اس کے باپ نے چرایا ہوا تھا۔ اسے پھینکنے کے لئے اس نے لڑائی کی۔

غرض

ایثار بہت بڑی چیز ہے

اور اس کے بغیر قومیں نہیں بنتیں جن لوگوں میں ایثار نہیں پایا جاتا اور وہ ہمیشہ یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ یہ میرا حق تھا۔ یہ میرا حق تھا وہ اکثر جھگڑے کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قوم نہیں بناسکتے۔ قوم وہ لوگ بناتے ہیں جنہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ہمارا حق ہے۔ لیکن پھر بھی اپنا حق دوسرے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر یاد رکھو

عزت نفس بھی ضروری چیز ہے

دوسرے کے سامنے لجاجت کرنا اور اس کی منت خوشامد کرنا نیکی پیدا نہیں کرتا۔ نیکی اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ شخص دیکھتا ہے۔ کہ ہم میں غیرت تو موجود ہے اور غیرت کی وجہ سے ہم اسکے سامنے جھکنے کو تیار نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اپنا حق چھوڑ دیتے ہیں۔ اس سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن اگر تم اصرار کرتے ہو۔ تو وہ سمجھے گا۔ یہ ایثار نہیں۔ بلکہ اس میں اس کا کوئی فائدہ مخفی ہے۔

چوتھی چیز

اخلاق میں مطمح نظر کا اونچا کرنا اور اسے اونچا کرتے چلے جانا ہے۔ جب کبھی انسان کسی کام کے لئے اٹھتا ہے۔ تو اس کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ یا تو وہ کامیاب ہوتا ہے یا ناکام ہوتا ہے۔ جب وہ ناکام ہوتا ہے تو اس کا کام باقی ہوتا ہے اور وہ اس کو پورا کرنے کے لئے دوبارہ کوشش کرتا ہے اگر وہ پھر ناکام ہوتا ہے۔ تو وہ سہ بارہ کوشش

کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ساکن ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ ساکن ہو جاتا ہے۔ تو تنزل کی طرف چلا جاتا ہے۔ گویا جو فیل ہو جاتا ہے وہ کوشش کرتا ہے تا دوبارہ کامیاب ہو جائے لیکن جو کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ ساکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے سامنے تگ و دو کا میدان نہیں رہتا۔ اسلام اسے جائز قرار نہیں دیتا

اسلام یہ تعلیم دیتا ہے

کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے غیر متناہی ترقیات کا سلسلہ کھلا رکھا ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے غیر متناہی ترقیات کا سلسلہ کھلا رکھا ہے۔ تو کوئی ترقی ایسی نہیں ہو سکتی۔ جس کے آگے ترقی کرنے کا مقام نہ ہو۔ انسان کو ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ جوہڑ کے پانی کی طرح ساکن ہو جانا قوم کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ کھڑا پانی سڑ جاتا ہے۔ اور اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر کسی قوم کے افراد ایک جگہ پر پہنچ کر ساکن ہو جاتے ہیں۔ تو وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

پس مطمح نظر کا اونچا کرتے چلے جانا

قومی ترقی کیلئے

نہایت اہم ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ نیۃ المومن خیر من عملہ مومن کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے لیکن اپنے اندر ایک بہت بڑا مضمون رکھتا ہے۔ مومن کی نیت ہمیشہ اسکے عمل سے بہتر ہو گی۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ انسان کی نیت بھی اچھی ہو۔ اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوں۔ لیکن اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ پہلے سے بڑھ کر نیک اعمال کرے گا دوسرے یہ کہ اس کی نیت اچھی ہو لیکن اعمال برے ہوں۔ اور ارادہ یہ ہو کہ وہ اپنی اصلاح کرے گا۔ اور پھر جوں جوں وہ کام کرتا جائے۔ اپنی نیت کو بھی بلند کرتا جائے۔ جب وہ ایک روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کے بعد دوسرا روزہ رکھتا ہے۔ پھر تیسرا روزہ رکھتا ہے۔ جب وہ ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اور اس کی شام قریب آتی ہے۔ تو وہ دوسرے روزے کی نیت کرتا ہے۔ اور جب تیسرے روزے کی شام قریب آتی ہے تو وہ تیسرے روزے کی نیت کرتا ہے اور جب تیسرے روزے کی شام قریب آتا ہے تو وہ چوتھا روزہ رکھتا ہے یا وہ ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی دوسری نیکی کروں۔ مثلاً صدقہ دوں اور جب وہ صدقہ کرتا ہے تو کسی اور نیکی کی نیت کر لیتا ہے۔ اس طرح اس کی نیت عمل پر سبقت لے جاتی ہے۔

خاص برائے **یومِ تحریکِ جدید** مئی ۱۹۶۱ء کے پہلے عشرہ میں

"میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کے مشیئتِ الٰہی ہمیں کامیاب کر دے۔ ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سال رواں کے اعلان پر چھ ماہ کا عرصہ ۳۰ر اپریل کو مکمل ہو رہا ہے۔ ہم جملہ جماعتوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مئی کے پہلے عشرہ میں اپنی سہولت کے مدِنظر کوئی سا دن منتخب کر کے ایسا انتظام کریں گی۔ کہ تحریک جدید کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہر بچے، بوڑھے، مرد، عورت کے کانوں تک پہنچ جائیں۔ اس ضمن میں وکالتِ مال نے مطبوعہ ہدایات جملہ صدر و امیر صاحبان کو بھجوا دی ہیں۔ ضمیمہ ہذا کے ذریعہ قارئین الفضل کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے مستفیض کیا جاتا ہے۔

تحریکِ جدید سے مراد

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے۔ کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت یہ تحریک قدیم ہی ہے"

تعریف تحریکِ جدید

تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔

مطالبات کا خلاصہ

ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

اوّل۔ جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

دوسرے۔ جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

تیسرے۔ جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجے میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک نہ پیدا کریں۔

چوتھے۔ جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔

تحریک جدید کا اجراء

تحریک کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے۔ جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تا کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر ہونا ضروری ہوتا ہے

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندے کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائیگا

تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی

اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کو امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اس طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آ جائے تو اسی وقت پس انداز کیا ہوا سرمایا ان کے کام آئے گا۔

کم خوری۔ کم گوئی۔ کم سونا۔ یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں

سینما بدترین لعنت ہے

سینما اس زمانے کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانے کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا۔ اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور شرفاء ان میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔

مطالبہ امانت فنڈ

امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کیلئے ہی تھا۔ اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو۔ وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی چلی جائے

میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو۔ تا جب نہ ملے تو اس کو کھا سکو۔ اور اس غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدے میں رہتا ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو۔ اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں۔

ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے۔ اور اس روپے کی واپسی پر جو خرچ ہو گا وہ بھی سلسلے کی طرف سے ہی ہو گا۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ یہاں جمع کرائے۔

یاد رکھو کہ یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود کے زمانے کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو کہ ہم مال و جان دینا چاہتے ہیں۔ مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔

مطالبہ وقفِ رخصت

جو لوگ سال میں دو۔ دو تین۔ تین ماہ کی لمبی رخصت لے سکتے ہیں۔ وہ اپنی فرصت اور رخصت کے اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیں۔

[illegible] کی رخصتیں جمع پڑی ہیں۔ یا قریب کے زمانے میں

جمع ہونے والے ہوں وہ سلسلے کی خدمت کے لئے ان رخصتوں کو وقف کردیں۔ ایسے اصحاب کا فرض ہوگا۔ کہ جس طرح ملکانہ تحریک کے وقت ہوا۔ وہ اپنا خرچ آپ برداشت کریں۔

وقفِ زندگی

دنیا میں روپے کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم سمجھتی ہے صرف روپے کے ذریعے وہ اکنافِ عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دیگی اس سے زیادہ فریب خوردہ۔ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔

زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان آگے لے کر آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے جس دن تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کردیا۔ اس دن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ ہو۔

تَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کی ایک تشریح

ہماری جماعت کے تاجر اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ کسی اور آدمی کو بھی تجارت کا کام سکھادیں۔ اور اُسے بھی تجارت کے رازوں سے واقف کردیں تو یہ بھی ایک قومی تعاون ہوگا۔ اور اس کے نتیجے میں بھی وہ بہت بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو کوئی پیشہ یا ہُنر آتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ اس پیشے یا ہُنر کو اپنے پاس ہی نہ رکھے، دوسروں کو بھی سکھادے۔

صاحبِ پوزیشن لیکچر دیں

جو دوست لیکچر دینے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ . . . . . .
یا . . . . لوگوں میں پوزیشن رکھتے ہوں
یعنی ڈاکٹر ہوں۔ وکلاء ہوں . . . .
یا . . . . جن کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں تا مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوا اُن کو بھیجا جائے اور ان سے تقریریں کرائی جائیں

بیکار باہر نکل جائیں

وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں اور ماں باپ کو مقروض بنارہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وطن چھوڑدیں اور باہر نکل جائیں۔ ایسے بیکار لوگ جن کو اس ملک میں کام نہیں ملتا۔ اگر باہر چلے جائیں تو بیرونی ممالک میں اپنے لئے ترقی کا راستہ نکال سکتے ہیں۔

پنشنرز خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں

میں تحریک کرتا ہوں کہ بیسیوں آدمی جو پنشن لے کر گھروں میں بیٹھے ہیں خدا نے ان کو موقع دیا ہے کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں۔ اور بڑی سرکار کا کام کریں یعنی دین کی خدمت کریں۔ بیسیوں ایسے لوگ ہیں جو پنشن لیتے ہیں۔ اور جنہیں اپنے گھروں میں کوئی کام نہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں۔

دنیا کا تجربہ یہ ہے کہ پنشن لینے کے بعد جو شخص کام نہیں کرتا وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ نکمے رہنے سے عمریں کم ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا کم و بیش پنشن کے بعد کا وقت تو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ تا مرنے کے بعد وہ خدا تعالیٰ سے کہہ سکیں کہ اے خدا ہمیں جو اپنی زندگی میں جو وقت فرصت کا ملا اُسے ہم نے تیرے دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس سے زیادہ کسی انسان کی خوش قسمتی اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ بغیر قربانی کے اسے ثواب ملتا جائے۔ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا

احباب کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ سادہ کھانا کھائیں۔ سادہ کپڑا پہنیں۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ کوئی احمدی بیکار نہ رہے۔ اگر کسی کو جھاڑو دینے کا کام ملے۔ تو وہ بھی کرلے۔ اس میں بھی فائدہ ہے۔

بہر حال کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہیئے۔ ہر شخص کوشش کرے کہ وہ بیکار نہ رہے اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کردیں۔ تو جماعت کا پچیس ۲۵ فی صدی بوجھ اُتر سکتا ہے۔ اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید پچیس ۲۵ فی صدی بوجھ اُتر سکتا ہے۔

ہمارے محبوب امام کا پیغام ــــ خدام کے نام

"پس میں نوجوانوں اور خصوصاً اُن نوجوانوں کو جو مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مقام کو پہچانیں اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں کہ ان کو پہلے لوگوں سے کم ایماندار قرار نہ دیا جائے۔ ان کی آگ پہلوں سے زیادہ جوش والی ہونی چاہیئے۔ ان کے شعلے پہلوں سے زیادہ اونچے ہونے چاہئیں۔ ان کی رفتار پہلوں سے زیادہ تیز ہونی چاہیئے۔

(ارشادات سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود)

تمدنِ اسلامی کا قیام

تحریک جدید کے دوسرے دور سے میری غرض یہی ہے کہ ہم دنیا میں اسلامی تعلیم کو قائم کریں۔ سو تم اگر اسلامی تعلیم کو عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کرو۔ خدا تعالےٰ کی صفات کو پیش کرو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ لوگ انہیں اختیار نہ کریں گے۔ اور تمہاری نقل نہ کرنے لگیں گے۔

قومی دیانت کا قیام

اخلاقی لحاظ سے اصولی صداقتیں چار ہیں۔ دیانت۔ صداقت۔ محنت اور قربانی۔ اگر یہ چار تم اپنے اندر پیدا کرلو۔ تو یقیناً تم کامیاب ہو سکتے ہو۔

وقفِ اولاد

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے۔ کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے۔ اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے۔ اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے۔ تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کردے۔ میں مستقل طور پر دعوت دیتا ہوں کہ جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ دینا لازم کرتا ہے اسی طرح وہ اپنے لئے لازم کرے کہ وہ اپنی اولاد میں سے کسی نہ کسی کو دین کے لئے وقف کرے گا۔ تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے۔ اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہیئے

دُعا

دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں۔ آخر دنیاوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں۔ بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی۔ احباب خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور اُن کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامانوں سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی . . . . اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں"

حضور کے لئے خاص دُعا کی تحریک

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت عاجلہ وشفاء کامل اور درازئ عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں تاکہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی حینِ حیات میں ہی کامیابی کے ساتھ اپنے ذائض کو ادا کرکے اکنافِ عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب سے اونچا لہراتا ہوا دیکھیں۔ نیز دعاؤں کے وقت حضور ایدہ اللہ کی حسبِ ذیل نصیحت کو یاد رکھیں۔

دوستوں کو نصیحت

"پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دعاؤں پر زیادہ زور دیں اور خدا تعالےٰ سے ہی کہیں۔ کہ اے خدا تو نے ہمارے کمزور کندھوں پر وہ بوجھ لادا ہے۔ جو تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈالا تھا۔ اے خدا ہمیں اپنی کمزوریوں کا اقرار اور اپنی غلطیوں کا اعتراف ہے۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں۔ ہم تیری مدد اور تیری ہی نصرت کے محتاج اور سخت محتاج ہیں اے خدا تمام طاقت تجھی کو حاصل ہے۔ تو اپنے فضل سے ہمارے کمزور کندھوں کو مضبوط بنا ہماری زبانوں پر حق جاری کر۔ ہمارے دلوں میں ایمان پیدا کر۔ ہمارے ذہنوں میں روشنی پیدا کر۔ ہمیں اپنے فضل سے ہمت بلند بخش۔ ہماری سستیوں اور ہماری غفلتوں کو ہم سے دور کر اور ہمارے اندر وہ قوتِ ایمانیہ پیدا کر کہ اگر ہماری جان بھی جاتی ہو تو چلی جائے۔ مگر ہم تیرے احکام سے ایک ذرہ بھر بھی انحراف نہ کریں۔ اے خدا تو ہمیں اپنے فضل سے توفیق دے کہ ہم تیری شریعت کو دنیا میں قائم کر سکیں۔ تا تیرے دین کی برکات لوگوں کو مسحور کرلیں اور انہیں بھی اسی بات پر مجبور کردیں۔ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔"

مرتبہ
شبیر احمد۔ بی۔ اے
وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

السابقون الاولون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک جدید اوائل سال ہی میں کلی طور پر ادا فرما دیتے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہوتی ہے اس ضمن میں متعدد قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کیلئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے

کراچی

- مرزا محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۵۰/-
- صوفی عبد القدیر صاحب " ۲۰/-
- عبد الباسط شاہد صاحب " ۸/۲
- مرزا خلیل احمد صاحب " ۵/-
- بیگم صاحبہ سعید خالد صاحب " ۱۱/-
- امۃ السلام جلال الدین صاحب " ۱۱/-
- بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ " ۲۰/-
- اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب وارنٹ افسر کوئٹہ ۹/-
- شیخ شاہ محمد صاحب " ۵/۴
- چوہدری رشید الدین صاحب بی اے " ۶۵/-
- اہلیہ صاحبہ مستری رحیم اللہ صاحب " ۵/۱۰

ملتان

- ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ اخوند محمد اکبر صاحب ملتان ۵/۴
- مبارک الدین صاحب " ۶۰/-
- عبد الوحید صاحب پراچہ " ۶۰/-
- ثمینہ امۃ الوحید صاحبہ " ۱۲/-
- زرینہ بیگم اہلیہ عبد الوحید صاحب پراچہ " ۱۰۰/-
- چوہدری عبد اللطیف صاحب پائیز ورکس " ۱۳۰/-
- سید عزیز اللہ شاہ صاحب " ۶/-
- شجاع الدین صاحب " ۱۳/-
- اہلیہ صاحبہ ملک عمر علی احمد صاحب " ۱۱/-
- چوہدری محمد شفیع صاحب ڈپٹی چیف کنٹرولر " ۵/-
- والدہ صاحبہ شجاع الدین صاحب " ۵/۶
- چوہدری مظفر احمد صاحب چاہ بھاگووالہ " ۵/-
- چوہدری شریف احمد صاحب خانیوال " ۲۳/-
- چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پانفروش " ۶/۸
- حکیم محمود احمد صاحب " ۹/۸
- والدہ صاحبہ " " ۶/۸
- اہلیہ صاحبہ " " ۶ ۸
- عطاء اللہ صاحب زرگر " ۵/۸
- اہلیہ صاحب احمد الدین صاحب اکبر بازار " ۶/۱۱
- میاں اللہ دتہ صاحب جراح " ۸/۱۲
- بابو فتح محمد صاحب نور بازار " ۳۶/-
- شیخ حفیظ اللہ صاحب دنیاپور " ۸/-
- چوہدری رحمت علی صاحب علی پور " ۱۲/-
- لال محمد صاحب خوشدل چک ۲۳ " ۷/۸
- چوہدری علی محمد صاحب چک ۹۱ الف محمود آباد ۵/۷

بہاولپور ڈویژن

- بشیر الدین کمال صاحب بہاولپور ۱۰/-
- شیخ محمد نصیر صاحب اوورسیر " ۵۲/۸
- میر عبد العزیز صاحب ڈسپنسر " ۷/۴
- محمد حسین صاحب بہاولپور ۶/-
- شیخ محمود احمد صاحب بہاولنگر ۸/۸
- صوفی فضل محمد صاحب " ۲۵/-
- رانا محمد خاں صاحب پریذیڈنٹ " ۶۰/-
- چوہدری جمال الدین صاحب " ۶/۱۲
- اللہ دی اہلیہ علی محمد صاحب مرحوم " ۶/۸
- محمد یوسف صاحب جھول " ۶۱/-
- امام الدین صاحب " ۸/۱۲
- محمد حسین صاحب " ۸/۵
- محمد انور صاحب " ۵/-
- منشی خلیل احمد صاحب چک ۶۵ P " ۵/۴
- دلاور حسین صاحب مغل چک ۸۴ " ۷/-
- میاں علی محمد صاحب " ۶/۴
- حوالدار احمد الدین صاحب " ۵/۸
- چوہدری اللہ رکھا صاحب چک ۱۶۶ " ۱۳/۸
- " محمد خاں صاحب " ۷/۴
- مبارک احمد۔ غلام نبی۔ بشارت احمد۔ غلام رسول " ۲۳/۸
- سردار بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ رکھا صاحب " ۷/۴
- سعید احمد صاحب پسر " ۵/۶
- دیگر بچگان " ۶/۸
- چوہدری نجم الدین صاحب " ۷/-
- بچگان چوہدری محمد خاں صاحب " ۵/۴
- اللہ داد صاحب مرحوم چک ۵۵ " ۵/۱۲

حیدرآباد ڈویژن

- بابو عبد الغفار صاحب حیدرآباد ۵۷/-
- میر نور احمد صاحب تالپوری " ۵۱/-
- رشید احمد صاحب اصغر " ۱۱۱/-
- نذیر محمد صاحب " ۵/-
- نصیر الدین صاحب " ۵/-
- خاں شجاعت علی صاحب " ۱۰/-
- خانصاحب فضل الرحمٰن صاحب " ۱۰۰/-
- نور احمد صاحب رگل " ۵/-
- ناصرہ عائشہ صاحبہ " ۶/-
- فضل احمد صاحب " ۵/-
- چوہدری مبشر احمد صاحب " ۳۵/-
- صوفی سلطان احمد صاحب بشیرآباد " ۲۶/-
- محمد حسین صاحب کوٹ احمدیاں " ۵/۸
- چوہدری محمد اسماعیل خالد احمد آباد ۱۲۲/-
- " احسان اللہ صاحب " ۵۳/-
- اہلیہ صاحبہ " ۱۷/-
- شریف احمد صاحب پٹیل " ۳۷/-
- حافظ عبد الواحد صاحب " ۶۸/۸
- چوہدری عبد الغفور صاحب احمد آباد ۲۲/-
- منشی محمد شریف صاحب " ۲۵/۸
- مبشر احمد صاحب " ۶/۸
- اظہر احمد صاحب " ۵/۸
- حکیم محمد اشرف صاحب " ۱۰/-
- چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ " ۷/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۵/۴
- خادم رسول پسر " " ۵/۴
- نثار احمد صاحب " " ۵/۴
- شفقت رسول صاحب " ۵/۴
- عزیزی صفیہ بیگم صاحبہ " ۵/۴
- اکرام اللہ صاحب پسر احسان اللہ " ۸/۸
- حمید اللہ صاحب " " ۸/۸
- اعجاز اللہ صاحب " " ۸/۸
- نعیم اللہ صاحب " " ۸/۸
- حبیب اللہ صاحب " " ۸/۸
- سمیع اللہ صاحب " " ۵/۸
- عزیزی صفیہ بی بی صاحبہ " ۸/۸
- غلام رسول صاحب " ۶/۴
- چوہدری محمود احمد صاحب " ۳۱/-
- رشید محمود صاحب " ۹/۸
- شاہد محمود صاحب " ۷/۸
- طارق محمود صاحب " ۷/۸
- بشیر احمد صاحب " ۶/-
- غلام حیدر صاحب ساہی " ۵/۴
- بابا بھوا الٰہی بخش صاحب " ۱۰۱/-
- راجہ غلام رسول صاحب " ۲۳/۸
- سیٹھ نور محمد صاحب " ۹/۴
- صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب " ۶/۸
- عنایت محمد صاحب راجپوت " ۷/۴
- فوجے خاں صاحب " ۶/۱۲
- حبیب احمد۔ حفیظ احمد " ۷/۴
- چراغ محمد صاحب حجام " ۶/۴
- والدین حافظ عبد الواحد صاحب " ۵/۴
- نذیر احمد صاحب " ۶/۴
- نثار احمد۔ رشید احمد " ۵/-
- محمود احمد۔ منصور احمد " ۵/-
- ماسٹر محمد اسلم صاحب " ۵/-
- چوہدری مہر الدین " ۶/۸
- ماسٹر ماموں خاں صاحب جیمس آباد ۵/۴
- منور احمد۔ نور احمد خاں " ۵/۸
- محمد خاں ماموں خاں " ۲۱/۴
- ماسٹر محمد یوسف صاحب " ۱۰/۴
- شریف احمد صاحب منوری ڈگری ۱۵/-
- چوہدری محمد علی صاحب اسسٹنٹ مینجر لطیف نگر ۸ ۱/۱۲
- منشی سردار محمد صاحب " ۲۰/-
- محمد یوسف صاحب اکونٹنٹ " ۵/۱۲
- محمد اقبال صاحب " ۷/۴
- سردار مختار احمد صاحب " ۱۴/۱۰
- منشی سلطان احمد صاحب " ۴۶/-
- نور الٰہی صاحب معہ بچگان " ۲۰/-
- چوہدری محمد رفیق صاحب پریذیڈنٹ ناصرآباد ۲۵/-
- رشید احمد صاحب لطیف نگر ۱۰/۱۲
- چوہدری غلام احمد صاحب لبرا محمد آباد ۲۲/-
- ملک غلام احمد صاحب عطا " ۷۹/۴
- چوہدری صلاح الدین صاحب " ۱۱۴/-
- عبد الرحمٰن صاحب بلوچ " ۵/-
- ماسٹر غلام رسول صاحب " ۲۴/-
- محمد شریف صاحب پٹھان " ۱۰/-
- صوفی نذیر احمد صاحب " ۴۱/۱۲
- محمد اکبر صاحب فانی " ۱۰/-
- مستری محمد الدین صاحب " ۱۵/۸
- اہلیہ ملک غلام احمد صاحب عطا " ۹/-
- اہل و عیال صوفی نذیر احمد صاحب " ۹/۱۲
- سید داؤد مظفر شاہ صاحب محمود آباد ۱۸۱/-
- صاحبزادی امۃ الحکیم صاحب " ۱۲۱/-
- محمد شریف ولد پیر محمد " ۶/۸
- مولوی علی احمد صاحب نبی سرروڈ ۱۵/۸
- اہلیہ صاحبہ " ۱۵/۸
- قریشی دین محمد صاحب " ۷/-
- قمر احمد صاحب " ۱۸/۸
- اہل و عیال " ۶/۸
- رفیق احمد صاحب بھٹی " ۶/-
- ماسٹر محمد غلام رسول صاحب " ۶/۱۲
- مستری محمد یعقوب صاحب " ۵/۴
- مستری منور احمد صاحب " ۵/-
- محمد رفیق صاحب ارائیں " ۵/-
- لطیف احمد صاحب " ۵/۴
- اہلیہ غلام رسول صاحب " ۵/-
- محمد صادق صاحب راجپوری " ۱۲/-
- محمد حسین صاحب نصرت آباد ۵/۸
- محمد اسحٰق صاحب نور نگر فارم ۲۶/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-
- چراغ شاہ صاحب " ۹/۸
- دین محمد صاحب " ۱۸/۸
- شکیل احمد صاحب بمعہ والدہ صاحبہ ۳۶/۱۲
- رحیم بخش صاحب " ۱۱/-
- چوہدری برکت علی صاحب چک ۱۵۱ ۷/۸
- اہلیہ صاحبہ " " ۲/-
- رفیق احمد صاحب " ۵/-
- میاں مہر الدین صاحب چک ۲۳۰ ۷/۱۲
- رمضان احمد صاحب " ۶/۱۲
- مستری حیات محمد صاحب سکھر ۵/۸
- مولوی احمد صادق محمود صاحب " ۱۴/-
- محمد عبد الخالق عبد المالک صاحبان " ۸۰/-
- چوہدری طالب الدین صاحب طالب آباد ۵۶/۸
- اہلیہ صاحبہ " " ۱۹/۸
- والدین " " ۲۰/۸
- بچگان " " ۱۱/۸
- محمد شفیع صاحب نشاد " ۳۸/-
- بچگان " " ۸/۸
- اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-
- والدہ صاحبہ " " ۸/۸
- چوہدری محمد یوسف صاحب " ۷/۱۲
- اہلیہ صاحبہ " " ۵/۱۲

عبدالعزیز صاحب طالب آباد ۱۶/-
سردار رفیع احمد صاحب لاڑکانہ ۱۷/-
چوہدری ننھے خاں صاحب گوٹھ ننھے خاں ۵۰/-
" محمد شریف صاحب " ۱۳/۸
" بشیر احمد صاحب " ۲۶/۴
" فتح الدین صاحب " ۲۶/-
" طفیل احمد صاحب " ۱۲/۸
مولوی اللہ دتہ صاحب لاکھا روڈ ۱۰/-

لائلپور

چوہدری وزیر محمد صاحب لائل پور ۶/۶
" محمد عبداللہ صاحب آف دوالمیال ۳۱/-
بیگم صاحبہ " " ۱۰/-
سید بشیر احمد صاحب S.T.E " ۱۳۵/-
بشریٰ انور رشید اہلیہ ڈاکٹر نثار احمد صاحب " ۵/-
شیخ رشید اللہ صاحب ۶/۸
اہلیہ صاحبہ شیخ نور الحق صاحب " ۶/۸
چوہدری محمد ارشد صاحب چک ۳۸۸/ج.ب ۵/-
مستری بشارت احمد صاحب ۵/-
عبدالعزیز صاحب گلشن شاب ۸۰/-
راجہ ناصر احمد صاحب اوورسیر ۲۵/-
ضیاء اللہ صاحب بھٹی ۹/-
محمد خلیل صاحب ڈار ۵/۴
شیخ محمد عبداللہ صاحب ۵۰/-
شیخ عبدالرشید صاحب ۶/۴
یوسف علی صاحب ۵/-
شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ محمد منشی صاحب ۱۰/-
کرنل حبیب احمد صاحب چک ۱۲۷/ر.ب ہیلو پور ۵۲۵/-
چوہدری فیض اللہ خاں صاحب " ۶/۸
" برکت علی صاحب چک ۱۳۹/ر.ب گھی ۶/۴
" محمد حسین صاحب " " ۶/۴
" خدا بخش صاحب " " ۶/۴
ریاض حسن پسر خدا بخش صاحب " ۶/۴
سید عبید اللہ صاحب معہ اہلیہ بچگان چک جھمرہ ۴۳/۱۲
" سلطان احمد صاحب " ۲۲/۴
سید فضل احمد صاحب " ۳۰/-
منشی محمد بخش صاحب چک ۱۲۱/ج.ب " ۸/-
اقبال بیگم صاحبہ چک ۱۲۱/ج.ب گوکھووال ۷/۸
حسین بی بی والدہ چوہدری شاہ محمد صاحب " ۵/-
کلثوم بیگم اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب " ۴/-
فضل حق صاحب چک ۲۰۲ " ۵/-
مبلغ ۵۵/۳ آپ کی جماعت چک ۱۲۱/ج.ب گوکھووال سے مورخہ ۲۵/۳ کو بلا تفصیل داخل ہوئے
سائیں بخش صاحب چک ۵/ج.ب سٹھیالہ لائلپور ۵/۱۰
مستری معراج دین صاحب " ۵/۵
ماسٹر غلام رسول مبارک احمد صاحب چک ۲۷/ج.ب ۵/۹
مبلغ ۳۶/۵۰ جماعت احمدیہ چک ۳۰/ج.ب لائلپور مورخہ ۲۵ دسمبر کو بلا تفصیل وصول ہوئے ہیں
محمد یعقوب صاحب چک ۶/ج.ب سنتو کی گڑھ ۶/-
نبی بخش صاحب چوہدری چک ۸۹/ج.ب رتن ۶/-
نعمت اللہ صاحب معہ پسران " ۱۸/۲
چوہدری مولا بخش صاحب " ۵/۲

عالم بی بی صاحبہ زوجہ عنایت اللہ صاحب ۵/۱۵
عبدالجبار خاں بعبداللطیف خاں چک ۸۸/ج.ب ۵/۸
عبدالرحمان خاں محبوب الرحمن خاں " ۱۱/-
حمیدہ بیگم اہلیہ غلام محمد شاہ صاحب چک ۲۴۶/ر.ب ۶/۱۰
شریف احمد ولد نواب الدین صاحب " ۸/۸
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۲۷۵/ر.ب کرتار پور ۱۰/-
" محمد اسماعیل صاحب گوجرہ ۲۴/۵۰
" رحمت اللہ صاحب " ۵/۱۳
" علی محمد صاحب ۵/۸
محمد اصغر صاحب ولد سلطان بخش چک ۲۱۹ گ.ب ڈھنگہ ۵/۹
سردار بیگم والدہ نصر اللہ صاحب چک ۶۸/ج.ب ۱۰/-
کریم بخش صاحب چک ۲۹۶/ج.ب جفا پور ۶/۵
میاں امام الدین صاحب " ۵/۱
چوہدری محمد الدین صاحب چک ۹۴/ج.ب ۶/-
اہلیہ مولوی بدر الدین صاحب جڑانوالہ ۵/-
شیخ نذیر احمد صاحب فلور ملنہ " ۲۰/-
از والدین و بچگان " ۱۰/-
خواجہ محمد شریف صاحب " ۶/-
چوہدری شہاب الدین صاحب چک ۵۵۹/گ.ب ۵/۹
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۵/۷
حاجرہ بیگم اہلیہ محمد حفیظ خاں صاحب چک ۵۹۱/گ.ب ۲۰/-
فاطمہ بیگم بنت رفیع محمد خاں صاحب " ۲۰/-
عائشہ بیگم بیوہ رسالدار حاکم علی صاحب " ۱۶/۴
چوہدری وزیر خاں صاحب چک ۹۶/گ.ب صریح ۸/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۴
جیسو اہلیہ حکیم روشن الدین صاحب " " ۶/-
امۃ الحفیظ اہلیہ بشیر احمد صاحب " " ۵/۸
چوہدری بشیر محمد صاحب ننگلی " " ۱۱/۱۲
زینب بی بی صاحب اہلیہ " " ۶/۶
رمضان و زوجہ " " ۵/۶
فضل بی بی اہلیہ عبدالکریم صاحب " ۵/۸
عظیم بی بی صاحبہ والدہ " " ۵/۱
چوہدری غلام محمد صاحب درویش " ۱۶/۱۲
اہلیہ و بچگان چوہدری فیروز الدین صاحب " ۷/۴
غلام رسول صاحب " ۵/-
نصیباں زوجہ محمد طفیل ناز صاحب " ۷/۱۲
عبدالکریم ولد پیر محمد صاحب " ۵/-
جماعت احمدیہ چک ۱۰/ر.ب شرقی غربی کی طرف سے بلا تفصیل ۳۶/۹۴
چوہدری مہر خاں صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۹/گ.ب انزل گڑھ ۴۷/۵
" احمد خاں صاحب " ۵/۱۴
" عاشق محمد خاں صاحب چک ۵۵۶/گ.ب ۶۱/۱۲
" فضل احمد صاحب چک ۶۷/ر.ب ۷/-
" علی احمد صاحب " ۷/-
احمد بی بی صاحبہ و محمدی بی بی صاحبہ " ۷/-
چوہدری غلام احمد صاحب " ۷/-
" رحمت علی صاحب معہ پسر " ۷/-
" ناظر علی خاں صاحب از آنحضرت صلعم چک ۶۰/ر.ب ۶/-
از حضرت مسیح موعودؑ " ۶/-
خود معہ اہل و عیال " ۲۸/-
چوہدری محمد علی خاں صاحب معہ اہل و عیال " ۳۰/-
" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم " ۶/-

میاں احمد علی صاحب چک ۴۹/ر.ب گھسیٹ پورہ ۷/۵
ماسٹر عبدالحمید صاحب " " ۱۵/۸
فتح محمد ولد الہ داد صاحب " " ۵/۴
رحیم بخش والد وزیر خاں صاحب " ۵/۱۵
الہ داد صاحب ولد خدا بخش صاحب " ۵/۸
بخنادری لاجہ احمد علی صاحب " ۵/۱۴
مولوی خدا بخش صاحب " ۸/-
عائشہ بی بی اہلیہ مولوی خدا بخش صاحب " ۵/۱۵
منشی خاں صاحب " ۱۱/-
میاں رشید احمد صاحب دکاندار " ۸/۳
غلام محمد ولد ننھے خان صاحب " ۱۰/-
فضل بی بی زوجہ محمد الدین صاحب " ۵/۷
چوہدری غلام محمد صاحب " ۵/۷
" غلام احمد صاحب " ۵/۷
زوجہ عبداللہ خاں صاحب " ۵/۷
رشیدہ بی بی حسین بی بی غلام محمد جلال الدین چک ۲۶/ج.ب ۵/۶
دین محمد ولد گوہر صاحب " ۵/۳
اہلیہ صاحبہ سید محمد شاہ صاحب ۵/-
چوہدری عطاء محمد صاحب ۵/-
دین محمد صاحب چک ۳۲۸/ج.ب ۶/-
محمد علم الدین صاحب جماعت پیر محل ۷/۵
محمد امیر ولد نور محمد صاحب چک ۵۸/۳ ٹکڑہ ۵/۰
مولوی جلال الدین صاحب چک ۳۱۲/ج.ب کھتووالی ۸/۱
چوہدری شریف احمد صاحب چک ۳۳۲/ج.ب ۱۰/-
شریفاں بی بی صاحبہ " ۷/۹
چوہدری ناظر حسین صاحب " ۷/۹
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۵
مقبول بیگم زوجہ ثانی ناظر حسین صاحب " ۵/۳
غلام حیدر صاحب " ۷/۱۰
چوہدری غلام نبی صاحب ہیڈ ماسٹر " ۵/۱۰
ابراہیم ولد امام الدین صاحب " ۵/۹
مبارک علی ولد مہتاب الدین صاحب " ۷/۱۰
اسماعیل ولد مہتاب الدین صاحب " ۶/۱۱
راج بی بی زوجہ اسماعیل صاحب " ۵/۸
رحمت علی ولد مہتاب الدین صاحب " ۵/۷
نذیر ولد اللہ رکھا صاحب معہ اہل و عیال " ۱۴/-
محمد یونس ولد ابراہیم صاحب " ۵/۱
اعظم علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۰/-
ابراہیم ولد مہتاب الدین صاحب " ۸/۱۱
چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۲۱۶/ج.ب سوڈھی ۵/۹
" لطیف احمد صاحب " ۵/۳
شیخ سردار علی صاحب ۵/۴
چوہدری نبی بخش صاحب معہ اہل و عیال چک ۲۶ ۷/۵
" عبدالعزیز صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی گوجرہ ۲۸/-
" مولا بخش صاحب " ۷/-
ریشم بی بی صاحب بیوہ " ۸/-
مرزا غلام مصطفےٰ صاحب " ۴۴/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۱۱/-
عبدالرشید صاحب ٹرنک مرچنٹ " ۲۳/۸
چوہدری عنایت اللہ صاحب " ۷/-
برکت بی بی والدہ میاں محمد لطیف صاحب " ۱۰/-

خواجہ نور الحق صاحب گوجرہ ۲۹/۹
مہراں بی بی والدہ عبدالغفور صاحب گڑھ محلہ ۶/-
چوہدری محمود احمد صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی ۱۳/-
حمید بی بی اہلیہ " گوجرہ ۶/۱۲
حلیمہ بی بی اہلیہ منشی عبدالغفور صاحب " ۷/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب " ۷/-
امۃ الرحمٰن صاحب اہلیہ چوہدری برکت علی " ۵/-
چوہدری خلیل احمد صاحب " ۶/۸
منشی احمد دین صاحب " ۱۲/۸
امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ " ۵/۸
حنیفہ بیگم اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب " ۵/-
چوہدری محمد داؤد صاحب " ۵/-
" نور احمد صاحب چک ۲۹۷/ج.ب ضلع لائل پور ۵/-
حمیدہ بی بی زوجہ نور محمد صاحب " ۵/-
ابراہیم ولد فضل الدین صاحب " ۴/۸
عنایت بی بی زوجہ فضل الدین صاحب " ۵/-
محمد علی ولد اللہ دتہ صاحبہ " ۵/-
خیر الدین صاحب " ۵/-
بدر الدین صاحب " ۵/-
سلطان بی بی صاحبہ " ۵/-
عبدالغنی صاحب " ۵/-
چوہدری اللہ داد صاحب ولد منشی خاں صاحب چک ۴۹/ر.ب گھسیٹ پورہ ۵/۵
" محمد الدین صاحب ولد خدا بخش صاحب ۵/۱۲
دوست محمد صاحب نمبردار ۵/-
ماسٹر عبدالعزیز صاحب چک ۲۶۶/ر.ب صابو آنہ ۱۵/۸
محمد سلیم صاحب عارف کھڑیانوالہ ۵/۱۳
عزیز احمد صاحب چک ۱۹۴/ر.ب لاٹھیانوالہ ۶/-
روشن بی بی صاحبہ والدہ عزیز احمد صاحب " ۵/-
حمیدہ بیگم صاحب اہلیہ " " ۵/۵
حسین بخش صاحب لاٹھیانوالہ ۷/-
دولت بی بی اہلیہ حسین بخش صاحب " ۵/۶
امام الدین صاحب " ۵/۲
لال الدین صاحب ولد بشیر محمد صاحب " ۶/-
برکت بی بی زوجہ لال الدین صاحب " ۵/۶
محمد صدیق صاحب ولد عالم الدین صاحب " ۶/۸
منشی محمد صاحب " ۶/-
چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۶/گ.ب " ۷۶/-
محمد یعقوب صاحب " ۱۰/-
مقبول احمد صاحب چک ۶۲/گ.ب شرقی ۵/۱۰
برکت علی صاحب " ۶/-
احمد علی صاحب " ۶/-
میاں روشن الدین صاحب منڈی روڈالہ روڈ ۲۹/۱۲
سید زمان علی شاہ صاحب سکول ماسٹر سمندری ۳۰/۴
سید محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ ۱۲/۱۲
احمد خان صاحب چک ۴۴۳/گ.ب ۵/-
چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۴۴۲/گ.ب ۵/-
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۵/-
جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ ثانی " ۵/-
خداداد ولد کرم الدین صاحب چک ۳۸۸/گ.ب ۵/۲
عمر الدین صاحب " ۵/۲
محمد اکمل صاحب پسر چوہدری ننھے خاں " ۵/۸
چوہدری عبداللطیف صاحب " ۵/۲

غرض

انسان کا ارتقائی پروگرام

ہونا چاہئے جو روز بروز اونچا ہوتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ پہلے ایک چھوٹا پہاڑ ہوتا ہے۔ پھر اس سے بڑا پہاڑ ہوتا ہے۔ پھر اس سے بڑا پہاڑ ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ انسان اس کی چوٹی پر چلا جاتا ہے۔ تم کبھی یہ نہیں دیکھو گے کہ انسان ایک ہی دفعہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائے۔ یہی وہ انسان ہے امید رکھتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کرے تو پھر اس سے بڑی نیکی کرے پھر اس سے بڑی نیکی کرے۔ اور کامیاب وہی انسان ہوتا ہے جو ایک جگہ پر ساکن نہ ہو جائے۔ بلکہ جب وہ ایک مقصد کو حاصل کر لے تو اس سے بڑے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے لگ جائے وہ ایک چھوٹی نیکی کر کے ٹھہر نہیں جاتا بلکہ وہ

ہر روز ایک نیا پروگرام

تیار کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ پہلے سے آگے نکل جاؤں۔ اور جب کوئی انسان اس قسم کا پروگرام تیار کرتا ہے تو یقیناً اس کا فکر ترقی کرتا ہے۔ اس کا عمل وسیع ہوتا ہے اور ہر کامیابی پر اس کا حوصلہ بھی وسیع ہوتا ہے۔ اس وقت میں ان چار نصائح پر تقریر ختم کرتا ہوں۔ نصائح تو اور بھی ہیں . . . . لیکن بہرحال میں نے اپنی تقریر ختم کرنی ہے چاہیئے کہ تم

یہ چاروں باتیں

ہمیشہ اپنے مدنظر رکھو۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ تم سچ بولو۔ بلکہ میں نے کہا ہے کہ تم ایسے دوست بناؤ جو ہمیشہ سچ بولیں۔ میں نے کہا ہے کہ تم محنت کی عادت ڈالو۔ اپنے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرو۔ اپنے مطمح نظر کو اونچا رکھو۔ یہاں تک کہ مطمح نظر ہمیشہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ ✻

بابا اندرجیت صاحب کی وفات

(از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیضیاب ہونے والے ہندوؤں کے تذکرہ میں بابا اندرجیت صاحب کا ذکر احمدیت کی تاریخ میں ضروری ہے اس لئے چند سطور ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔

بابا اندرجیت صاحب رعیہ گاؤں کے باشندہ تھے۔ ۱۹۲۰ء تک رعیہ کی تحصیل ضلع سیالکوٹ میں رہی۔ بعد میں رعیہ تحصیل نارووال میں شامل ہو گیا۔ رعیہ میں سرکاری شفاخانہ تھا۔ جہاں میرے والد حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ڈاکٹر تھے اور ایک لمبا عرصہ وہیں بطور ڈاکٹر رہے اور وہیں سے ۱۹۲۰ء میں پنشن حاصل کی۔ اپنا زمانہ سروس ختم کیا۔ یہ علاقہ آپ کے حسن سلوک کی وجہ سے آپ کا گرویدہ تھا۔ اس حسن سلوک کی ایک یادگار بابا اندرجیت صاحب بھی ہیں۔ یہ قوم جھیور (جیور) سے تھے۔ ان کا باپ ان کے بچپن ہی میں فوت ہو گیا۔ غریب خاندان تھا۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو ان پر رحم آیا۔ ان کی عمر اس وقت گیارہ بارہ سال کی ہو گی۔ معمولی لکھنا پڑھنا جانتے تھے آپ نے انہیں بطور بادرچی شفاخانہ میں رکھ لیا۔ انہیں دنوں ایک اور ہندو یتیم لبھو رام (دتستکے) بطور سقہ پرورش کی غرض سے رکھا گیا۔

اندرجیت صاحب بالکل ناخواندہ تھے مگر ذہین تھے۔ ناخواندگی کے باوجود انگریزی ادویات کے نام سب ان کے خواص اور طریق استعمال انہیں ازبر ہو گئے۔ میرے والد صاحب مرحوم کو ان پر اتنا اعتماد تھا کہ زہریلی ادویہ کی الماریاں ان کے سپرد تھیں۔ اندرجیت صاحب کو علاج معالجہ میں اتنی مہارت تھی کہ جب ۱۹۲۱ء میں رعیہ کی تحصیل نارووال میں منتقل ہو گئی اور رعیہ کا شفاخانہ بھی وہیں منتقل ہو گیا تو بابا اندرجیت سے علاقہ رعیہ کے لوگ علاج معالجہ کراتے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی دعا و برکت انہیں حاصل ہے۔

ناخواندہ ہونے کے باوجود فن علاج میں کامیاب تھے۔ بعد میں وہ وارڈ ڈریسر بنا دیئے گئے۔ اور حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ریٹائر ہونے کے بعد جو ڈاکٹر آیا وہ بابا اندرجیت صاحب سے نیک سلوک کرتا رہا۔ اس لئے کہ یہ شاہ صاحب کے معتقد علیہ ہیں۔

دینی معلومات میں ان کا یہ حال تھا کہ مسائل اسلامیہ سے انہیں واقفیت تھی۔ غیر احمدی مولویوں سے بحث کرتے اور دوران بحث دلائل دیتے اور کہتے کہ فلاں پارہ میں فلاں آیت ان معنوں میں ہے۔ حوالہ جات بھی انہیں یاد تھے۔ آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ بھی تبادلہ خیالات کرنے میں ان کا یہی حال تھا۔ ہم نماز پڑھتے کے لئے مسجد میں کھڑے ہوتے اور یہ بھی الگ درود شریف اور ذکر الٰہی کے لئے بیٹھ جاتے۔ ہر جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفہ ثانی کی باتیں غور سے سننے کا انہیں موقعہ ملا۔ بعض وقت ان پر رقت طاری ہوتی اور آبدیدہ ہو جاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی سے چندہ دہندہ شریک ہوتے رہے اور جیسا کہ قادیان کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ چندے (حصہ آمد۔ تحریک جدید صدقہ جات وغیرہ) مرحوم آخر دم تک ادا کرتے رہے۔ آخر ہندوستان پاکستان تقسیم کے بعد کھلے طور پر مسلمان ہو گئے۔ اور نمازوں خصوصاً عیدین میں شریک ہوتے۔ انہوں نے وصیت بھی کی کہ مرنے کے بعد مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ — بھارت میں جا کر آزادی سے اسلام قبول کر لیا۔ ذیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی ایک چٹھی نقل کی جاتی ہے۔ جس سے بابا اندرجیت کے ان حالات کا علم ہو گا جن کا تعلق قادیان دارالامان سے ہے:-

"مکرم و محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ناظر صاحب امور عامہ قادیان نے بذریعہ چٹھی اطلاع دی ہے کہ بابا اندرجیت صاحب جو حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ساتھ رعیہ ضلع سیالکوٹ کے سرکاری شفاخانہ میں تقریباً ۲۵ سال رہے ہیں اور اب اپنے اہل و عیال سمیت پاکستان سے آ کر تلونڈی جھنگلاں میں فروکش تھے مورخہ ۱۶/۴/۶۱ کو صبح چار بجے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ وہ جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص و عقیدت رکھتے تھے اور وہ باقاعدہ حصہ آمد چندہ تحریک جدید اور صدقہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کی اطلاع ملنے پر مکرم امیر صاحب قادیان نے فوراً ایک آدمی کے ذریعہ ان کے لواحقین کو اطلاع بھجوائی کہ مکرم اندرجیت صاحب وصیت کی ہوئی ہے کہ ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ اگر آپ لوگ اپنے باپ کی آخری خواہش کو پورا کریں اور ان کی نعش کو قادیان پہنچا دیں تو یہاں آنے پر جو خرچ ہو گا وہ ادا کر دیا جائے گا۔ اور تکفین اور تدفین کا جملہ انتظام بھی کر دیا جائے گا۔ لیکن ان کے لواحقین نے ماحول سے متأثر ہو کر معذوری کا اظہار کیا اور ان کو گاؤں میں ہی سپرد آتش کر دیا گیا۔"

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۲/۴/۶۱

مئی ۱۹۴۸ء میں جب ہم تبادلہ قیدیوں کے سلسلہ میں بھارت سے لاہور پہنچے تو مجھے معلوم ہوا کہ بابا اندرجیت صاحب مع اپنے کنبے کے زندہ ہیں۔ اور ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا ہے۔ میں لاہور سے سیالکوٹ پہنچا اور وہاں سے معہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس رعیہ پہنچا۔ اور متعصب لوگوں کے نرغے سے انہیں نجات دلا کر لاہور لایا۔ بابا صاحب تیس کس افراد تھے۔ یہاں سے جالندھر بھیجا گیا۔ بابا اندرجیت صاحب نے قادیان کے قریب تلونڈی جھنگلاں میں سکونت اختیار کی اور یہیں ان کی رحلت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا وجود اسلامی تعلیم کی وسعت رحمت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض و برکات کی محبوب یادگار تھی۔ اور یہ یادگار تاریخ احمدیت میں انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گی۔ درویشان قادیان کے بھی ہم شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اس یادگار کی دل سے قدر کی۔ سب دوست ان کے خیرخواہ تھے۔ اور جب مجھے ملتے تو ان کا ذکر محبت سے کرتے۔ اور وہ اسی لائق تھے کہ انہیں دعائے رحمت سے یاد کیا جائے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز بشیر احمد خالد امسال ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور نیز یہ کامیابی دین و دنیا کے لئے باعث برکت ہو۔ آمین

(چوہدری عبدالرحمٰن سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء کو ہمارے علاقہ موضع سردھیری تحصیل چارسدہ ضلع پشاور میں ایک مخلص احمدی بھائی عبدالعزیز خانصاحب وفات پا گئے ہیں۔ مقامی احمدیوں کو ان کی وفات کی اطلاع نہ مل سکی اس لئے جماعتوں سے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام سرور خان درانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چارسدہ)

رسالہ "قبول احمدیت کی سرگزشت"

(از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

رائے شمشیر خانصاحب جوئیہ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد نے اپنی "قبول احمدیت کی سرگزشت" لکھی ہے۔ اس سرگزشت سے ظاہر ہے کہ آپ کو احمدیت کی سعادت کو قبول کرنے کی تحریک ایک خواب کی بناء پر ہوئی۔ جس کے بعد وہ تحقیقات کی طرف متوجہ ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی۔ اپنی سرگزشت میں انہوں نے وفات مسیح کے مسئلہ پر بھی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔ احباب کو ان کا یہ رسالہ خرید کر ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ اس رسالہ میں مرتب نے اپنے فوٹو کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو بھی دیا ہے اور بعض قیمتی نظمیں بھی شائع کی ہیں۔ پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں:-

(پتہ) رائے شمشیر خاں جوئیہ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ ضلع جھنگ۔

جماعت کے نوجوانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

مکرمی محترمی سید احمد علی صاحب مربی جماعت احمدیہ لائلپور تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرم شیخ فضل کریم صاحب مرحوم حیدرآباد دکن کی طرف سے ان کی لڑکی مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ ارشاد حسین صاحب ایس ڈی او لائلپور تحریک جدید دور ثانی میں انیس سال کا چندہ مبلغ تین صد دس روپے قسط وار ادا کر رہی ہیں تاکہ دفتر ثانی کی کتاب میں ان کا نام آ جائے۔"

جہاں ہماری مذکورہ بہن اپنے اخلاص اور قربانی کے باعث قارئین الفضل کی دعاؤں کی خاص مستحق ہیں وہاں ان کے نیک نمونہ میں جماعت کے نوجوانوں کے لئے ایک تلقین عمل ہے۔ تحریک جدید کے دفتر دوم کا بوجھ کلیۃً جماعت کے نوجوانوں نے اٹھانا ہے۔ اگر سب نوجوان یہی نمونہ اختیار کریں تو وہ اپنے مقدس امام کی ان توقعات پر پورا اتر سکتے ہیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء سے وابستہ فرمائی ہوئی ہیں۔ جبکہ حضور نے فرمایا:۔

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امتحان میں کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء اور طالبات کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے

آجکل سکولوں میں امتحان ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی نتائج بھی نکل آئیں گے امتحان میں کامیاب ہونے پر طلبہ اور ان کے سرپرستوں کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ ایسے سب عزیز حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے حسب ذیل ارشاد کے دونوں ہی مخاطب ہیں کہ وہ:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیدیا کریں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک پر اکنافِ عالم میں تعمیر مساجد کا کام ایک وسیع پروگرام کے ماتحت شروع ہے۔ سو امتحانات میں پاس ہونے کی خوشیاں حاصل کرنے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں اس کار خیر میں حتی المقدور حصہ لے کر اپنے لئے مزید کامیابیوں کا دروازہ کھولیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا یتیم بھتیجا عزیز ذوالفقار احمد خان ایف اے امتحان میں شامل ہو رہا ہے احباب کرام سے عزیز کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(ظہور احمد خان ناصر سہالا کا کھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میرے لڑکے انتصار احمد نے دسویں جماعت کا امتحان دیا ہے۔ اسکی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (صادقہ بیگم اہلیہ ملک اقبال احمد صاحب ایاز مرحوم نوشہرہ ضلع جہلم)

(۳) سیکنڈ ایئر کا امتحان ۲ مئی سے شروع ہو رہا ہے احباب جماعت میرے لئے اور میری کلاس کی جملہ طالبات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین
(امۃ البصیر شوکت بنت مولوی ابو الفضل محمود صاحب)

(۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا تھا۔ ایک آنکھ کا بوجہ موتیا کی وجہ سے نہیں بن سکی۔ اور دوسری آنکھ میں بھی تھوڑا سا اندھیرا ہے۔ جس کا دوبارہ اپریشن ہوگا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت اور بینائی عطا فرمائے۔ آمین
(نصر اللہ خان ناصر آف سدد کے۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۵) ایک محکمانہ کیس کے خلاف خاکسار نے اپیل دائر کر رکھی ہے۔ احباب کامیابی اور باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام فرید۔ اوکاڑہ)

دائمگی چندہ وقفِ جدید۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید)

نذیراں بی بی صاحبہ تبال ضلع گجرات ۳-۰۰
فضل بی بی صاحبہ ر ۶-۰۰
فضل کریم صاحب ر ۱۲-۰۰
چوہدری صادق احمد صاحب دریا خان مری ضلع نواب شاہ ۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ ر ر ۶-۵۰
ساجدہ احمد۔ ارشد احمد۔ شاہد احمد صاحبان ۴-۵۰
عرفان احمد صاحب ر ۶-۲۵
اہلیہ صاحبہ ر ر ۶-۲۵
لطیف احمد صاحب ر ۶-۰۰
شہزادہ عبد کے پیرکوٹ گوجرانوالہ ۱۸-۰۰
چوہدری مبارک احمد صاحب بکو بھٹی سیالکوٹ ۴-۰۰
چوہدری عبد الغفور صاحب چیچہ وطنی منٹگمری ۶-۵۰
ملک عبد الرحیم صاحب چک ۵۴ ۲ ر بقایا ۶-۲۵
میاں عطاء اللہ صاحب چک ۱۲۳ اشنا گلہ ۱۲-۰۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب شیخوپورہ ۴-۰۰
عزیزان حکیم عبد الرزاق صاحب ر ۵-۰۰
عزیزان حکیم ظفر الدین احمد صاحب ر ۵-۰۰
چوہدری عبد العزیز صاحب دار النصر شرقی ربوہ ۶-۰۰
غلام قادر صاحب ر ۶-۵۰
محمد طفیل صاحب ر ۳-۰۰
خوشی محمد صاحب ڈوگر سوہادہ ڈھلوال ۶-۰۰
چوہدری عبد اللہ صاحب ۶-۶
چوہدری فتح علی صاحب چک ۹۰ سرگودھا (آمد زمین) ۵۰-۰۰
چندہ ۸-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب ر ۷-۶۲
ر بشیر احمد صاحب ر ۷-۶۳
ر محمد شریف صاحب گھمن ر ۶-۵۰
کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب ربوہ ۲۲-۰۰
دفتر لجنہ ربوہ بجانب لجنہ کوٹ سلطان (بلا تفصیل) ۱۸-۰۰
محمد فضل الرحمٰن صاحب لعات گاؤں مشرقی پاکستان ۱۰-۰۰
محمد انیس الرحمٰن صاحب پیبڈر باجت پور میمن سنگھ ۳-۰۰
میرزا شمس الاسلام صاحب مشرقی کراچی ۶-۰۰
میاں حشمت اللہ صاحب ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان نصیر احمد راجپوت روم سوامی کراچی ۴-۰۰
محمد شریف صاحب ماڑی پور کراچی ۳۷-۰۰

عادل ایاز صاحب کراچی ۱۰-۰۰
چوہدری اعجاز احمد صاحب ر ۲-۰۰
ایم یحییٰ اور صاحب متفرق ر ۱-۰۰
ڈاکٹر جلال الدین صاحب جنوبی ر ۱۶-۰۰
پروفیسر شکیل احمد صاحب منیر لانڈھی کراچی ۱۲-۰۰
محمد یوسف صاحب انجنیئر ناظم آباد ر ۶-۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب اوکاڑہ ۲۱-۵۰
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ر ۷-۰۰
شیخ فضل دین عبد الحکیم صاحبان ر ۱۵-۰۰
بابو محمد امین صاحب ر ۱۲-۰۰
چوہدری مسعود احمد ر ۱۰-۰۰
زاہدہ بنت ماسٹر حاکم علی صاحب ر ۶-۰۰
خان عبد الرحمٰن صاحب ر ۶-۰۰
شیخ نذیر احمد صاحب یوسف بوزدار ر ۶-۲۵
شیخ بشیر احمد صاحب ر ۶-۱۲
چوہدری مولا بخش صاحب ر ۶-۰۰
شیخ محمد شریف صاحب ر ۳۱-۰۰
خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ رحیم بخش صاحب ر ۶-۰۰
شیخ عبد القادر صاحب ر ۶-۰۰
ر لال محمد صاحب ر ۶-۱۵
اہلیہ صاحبہ ر ۶-۱۲
شیخ نور احمد صاحب ر ۴-۵۰
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ر ۵-۰۰
چوہدری رحمت علی صاحب ر ۶-۵۰
ماسٹر حاکم علی صاحب ر ۱۸-۷۵
بابو الطاف حسین صاحب ۶-۳۰
مولوی رحمت علی صاحب مربی سلسلہ ر ۶-۰۰
خان ہاشی خان صاحب آئی ر ۶-۵۰
ڈاکٹر عنایت علی صاحب ر ۱۰-۰۰
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین ۷-۷۵
حکیم مبارک احمد صاحب الیتو افریقین کمپنی لاہور ۱-۰۰
میاں بشیر احمد صاحب امرتسری لاہور ۴-۰۰
مرزا اشکر علی صاحب ر ۱۰-۰۰
حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آباد ۵-۰۰
عبد الغفار صاحب جھنگ شہر ۶-۳۷
منشی محمد عبد اللہ صاحب بنی سرروڈ سندھ ۱-۰۰

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سیلون میں عام لام بندی کا حکم۔ رضاکار اور محفوظ فوج طلب کر لی گئی

مختلف جماعتیں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ مسز بندرانائکے

کولمبو ۲۷ اپریل۔ سیلون میں لسانی تنازعہ پر وسیع پیمانے کی گڑبڑ کے بعد کل رات ملک میں عام لام بندی کا حکم دیدیا گیا ہے۔ رضاکار یونٹوں، بحری اور بری محفوظ دستوں کے نوجوانوں کو طلب کر لیا گیا ہے اور تمام باقاعدہ فوجیوں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ دو روز پیشتر ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کیا گیا تھا۔ عام لام بندی کا حکم بھی اسی ہنگامی حالت کے ماتحت اقدامات کی ایک کڑی ہے۔

سیلون کی وزیر اعظم مسز سری ماؤ بندرانائکے نے ایک نشری تقریر میں قوم سے اپیل کی ہے کہ حکومت سے مکمل تعاون کیا جائے۔ مسز بندرانائکے نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں سیاسی تنظیمیں خفیہ طور پر قانونی حکومت کا تختہ الٹنے کے منصوبے بنا رہی ہیں۔ آپ نے بنکوں کے کلرکوں کی ہڑتال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ٹریڈ یونینوں کے بعض ارباب اقتدار اس ہڑتال کو ملک کی اقتصادیات مفلوج کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ بنک کلرکوں کی ہڑتال ۱۲ اپریل سے جاری ہے۔

مسز بندرانائکے نے کہا "ملک کو ایک اور خطرہ چائے کے باغات میں کام کرنے والے تامل مزدوروں کی یونین کی طرف سے لاحق ہے جو "فیڈرل پارٹی" کی تحریک سے مل گئی ہے۔" آپ نے الزام عاید کیا کہ اس پارٹی کی تحریک ......

..... ان مختلف تنظیموں کے ایماء پر شروع ہوئی ہے۔ جو مختلف علاقوں میں قانونی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے خفیہ منصوبے بنا رہی ہیں۔

مسز بندرانائکے نے کہا "دو روز پیشتر حکومت کو دھمکایا گیا تھا کہ جب تک فیڈرل پارٹی کے نظر بند لیڈروں کو رہا نہیں کیا جاتا اور زبان کے سلسلہ میں مطالبات منظور نہیں کئے جاتے۔ اس وقت تک تامل مزدور ہڑتال ترک نہیں کریں گے۔ یہ ایک ایسا خطرہ ہے جو ملک مول نہیں لے سکتا کہ قوم کو اس قسم کی دھمکیاں دے کر اس سے فدیہ تاوان وصول کیا جائے۔"

سیلون کی وزیر اعظم نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ "وہ اپنے سیاسی و مذہبی اختلافات نظر انداز کر کے قانون اور نظم و ضبط کی حمایت میں متحد ہو جائیں۔"

آپریٹروں اور مکینکوں کا تربیتی کورس

لاہور ۲۷ اپریل۔ گورنمنٹ ورکنگ ووننگ ٹریننگ سکول جام شورو (حیدر آباد) میں آپریٹروں اور مکینکوں کا آئندہ کورس جون ۱۹۶۱ء کے پہلے ہفتے میں شروع ہوگا۔

مشرقی پاکستان میں کھاد اور بیجوں کے گودام

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ مشرقی پاکستان میں کھاد اور بیج وغیرہ سٹور کرنے کے لئے ۲۰ گودام تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ نئے گودام بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں اور دریائی بندرگاہوں اور سڑکوں کے اہم مرکزوں میں قائم کئے جائیں گے۔ ان گوداموں میں سترہ ہزار ٹن مال رکھا جا سکے گا۔ اور ان کی تعمیر پر اکہتر لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ یہ گودام یونین کونسلوں کے کھاد اور بیجوں کے سٹورز کو بروقت مال فراہم کرنے میں بہت مفید ثابت ہوں گے۔ توقع ہے کہ نئے گوداموں کی تعمیر دو برس میں مکمل ہو جائے گی۔

دوہرے ٹیکسوں کا پاک برطانوی معاہدہ

لنڈن ۲۷ اپریل۔ پیر کے روز یہاں پاکستان اور برطانیہ کے درمیان دوہرے ٹیکسوں کا جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ وہ کل برطانوی دارالعوام کے روبرو پیش کیا گیا۔ یہ سمجھوتہ آمدنی پر ٹیکسوں سے متعلق ہے اور ۶ اپریل ۱۹۶۰ء سے نافذ العمل ہوگا۔ اس تاریخ کو اس سابقہ معاہدہ کی میعاد ختم ہو جائے گی جس پر اٹھارہ جون ۱۹۵۵ء کو دستخط ہوئے تھے۔ نئے معاہدہ کے مؤثر ہونے کی تاریخ سے قبل دارالعوام سے اس کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

امن فوج کے ڈائریکٹر پاکستان آئیں گے

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ صدر کینیڈی کی امن فوج کے ڈائریکٹر مسٹر سارجنٹ شرور اور ان کے وفد کے دوسرے ارکان جو آجکل نائیجیریا کے افسروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ آئندہ چند روز میں پاکستانی حکام سے بات چیت کریں گے۔ امریکی امن فوج کا وفد کیم مئی سے ۸ مئی تک کراچی راولپنڈی اور ڈھاکہ کا دورہ کر رہا ہے۔

امریکی امن فوج کے لیڈروں کی یہ بات چیت وضاحتی نوعیت کی ہوگی۔ اور اس میں یہ معلوم کیا جائے گا کہ امریکی نوجوان رضاکار کن کن منصوبوں اور پروگراموں میں کام کر سکتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ملکی خوشحالی کیلئے ذاتی و طبقاتی اغراض کو قومی ضروریات کے تابع رکھیں

مل مالکوں اور مزدوروں کو چیف سیکرٹری مسٹر خورشید کا مشورہ صنعتی پیداوار بڑھانے پر زور

لاہور ۲۷ اپریل۔ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے مل مالکوں اور مزدوروں پر زور دیا ہے کہ وہ ذاتی اور طبقاتی اغراض کو قومی ضروریات کے تابع رکھیں تا کہ پاکستان دنیا کے خوشحال ملکوں میں شمار ہونے لگے۔ مسٹر خورشید کل یہاں آجرین اور مزدوروں کے تعلقات کو بہتر بنانے سے متعلقہ ایک مجلس مذاکرہ سے خطاب کر رہے تھے۔

اس مجلس مذاکرہ کا انتظام مغربی پاکستان کی فیڈریشن آف لیبر نے کیا ہے۔ چیف سیکرٹری نے عصر حاضر کے تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سائنس جس تیزی سے ترقی کر رہی ہے اس کی بناء پر انسان کو بھی اپنے بعض پرانے نظریات ترک کر کے نئی ایجادات اور مصنوعات کو اپنانا ہوگا۔

آپ نے کہا صنعتی ترقی کے ساتھ کچھ سماجی اور اقتصادی مسائل لامحالہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ مسائل کو حل کریں لیکن اس طرح پیدا ہونے والی خرابیوں کا استیصال کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ حکومت مزدوروں کے حقوق کی نگہداشت کرے گی۔ وہ اپنے اس عزم کا اعادہ کر چکی ہے تاہم اسے مزدوروں سے بھی توقع ہے کہ صنعتی پیداوار بڑھانے میں وہ مل مالکان سے تعاون کریں گے۔ تاکہ پیداوار میں اضافہ کا سب سے بڑا ملکی مسئلہ حل ہو جائے۔

ذمہ داری کا احساس اس سے بھی ہونا چاہئے کہ ملکی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ مزدوروں کو ان حالات میں ضبط و تنظیم ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اپنی صفوں میں انتشار نہ پیدا ہونے دیں۔ بیرونی پروپیگنڈہ کے اثر میں اختلافات کو رواداری اور جذبۂ حب وطن سے سرشار ہو کر طے کریں تاکہ متحدہ توانائی سے قوم کی اجتماعی بہبود ممکن ہو۔ دوسری جانب مل مالکان کو بھی چاہئے کہ مزدوروں کے احساسات کا خیال رکھیں اور ان سے حسن سلوک کا ثبوت دیں۔

چیف سیکرٹری نے یہ امید ظاہر کی کہ جذبہ حب وطن اگر اسی طرح رہا تو وہ دن دور نہیں۔ جب مزدوروں اور مل مالکوں کے م

مثالی تعاون سے اقتصادی خوشحالی کے اعتبار سے پاکستان صف اول کے ملکوں میں ہوگا

راجوڑی میں دھماکہ سے دو لڑکے ہلاک

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ جموں سے تاخیر کے ساتھ ملنے والی ایک اطلاع کے مطابق پچھلے دنوں راجوڑی کے سرحدی علاقہ میں ایک دھماکہ ہوا۔ اس حادثہ میں دو لڑکے ہلاک ہو گئے۔ اور ایک لڑکی زخمی ہوئی۔ دھماکہ کی کوئی مزید تفصیل نہیں بتائی گئی۔

تاجروں اور صنعت کاروں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

کپڑے کے نرخ کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ سیکرٹری صنعت و تجارت

لاہور ۲۶ر اپریل۔ محکمہ صنعت و تجارت کے سیکرٹری مسٹر امان اللہ خان نیازی نے سوتی کپڑے کی قیمتوں میں اضافے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت منڈی کے رجحانات اور نرخوں کی سخت نگرانی کر رہی ہے اور کپڑے کے نرخ کم کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

مسٹر امان اللہ خان نیازی نے ایہ ظاہر کیا کہ جب منظور شدہ ٹیکسٹائل فیکٹریاں اپنا کام شروع کر دیں گی تو کپڑے کے نرخوں میں خود بخود کمی ہو جائیگی۔ آپ نے بتایا کہ حکومت کی فراخ دلانہ درآمدی پالیسی کی بدولت لاہور میں متعدد اشیا صرف کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا گذشتہ تین ماہ کے دوران ادویہ۔ صنعتی خام مال اور کیمیاوی اشیا بڑی حد تک آسانی سے ملنے لگی ہیں۔ اور ان کی قیمتیں بھی کم ہو گئی ہیں۔

مسٹر نیازی نے بتایا کہ مقامی طور پر تیار شدہ اشیاء مثلاً میٹل ویئر، بجلی کے پنکھے۔ بائیسکل چمڑے کی اشیاء اور شیشے کے سامان کی قیمتیں بھی کم ہو گئی ہیں۔ یہ اشیاء وافر مقدار میں دستیاب ہونے لگی ہیں۔ سیمنٹ کی فراہمی کی حالت بھی اچھی ہو گئی ہے اور بارہا دانہ کی قیمت میں اضافہ کے باوجود اس کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوا۔

مسٹر نیازی نے کہا کہ موجودہ حکومت آزاد تجارت اور کفایت کے اصول کی حامی ہے مگر وہ تجارت پیشہ لوگوں اور صنعت کاروں کو ناجائز طریق سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دے گی۔ انہوں نے صنعت کاروں کو مشورہ دیا کہ حکومت کی طرف سے جو سہولتیں دی گئی ہیں وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

اپنے بچوں کو اپنے سکول میں بھجوائیں

یکم مئی ۱۹۶۱ء سے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ سالانہ امتحانات کے بعد جماعت بندی ہونے کے بعد پڑھائی شروع ہو جائے گی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے قیام کی غرض کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تا بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت ہو سکے اور قوم کے نونہال ملک و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں اور مرکز سلسلہ کی برکات سے متمتع ہو کر اسلام اور احمدیت کے سچے خادم بن سکیں۔ سکول میں ہر جماعت میں داخلہ کی کافی گنجائش ہے۔ احباب اپنے بچوں کو مرکزی سکول میں بھجوا کر سلسلہ اور بچوں کے حقوق جو ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتے ہیں ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

امتحان میں طلباء کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

سیکنڈری بورڈ کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں احباب کے مرکزی سکول سے اس امتحان میں ۱۲۵ طلبہ شامل ہوئے ہیں۔ احباب ان بچوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

امتحان "راہ ایمان"

:- ناصرات الاحمدیہ کا امتحان نصاب کی کتاب راہ ایمان کا جون کے پہلے ہفتہ میں انشاء اللہ ہو گا۔ اکثر لجنات نے کتاب حاصل کر لی ہوئی ہے۔ جن کے پاس کتاب ابھی تک نہیں ہے وہ فی نسخہ ۱۰ کے حساب قیمت اور ڈاک خرچ بھجوا دیں تا کہ کتب ان کو بھیج دی جائیں۔

اس امتحان میں ہر احمدی بچی کو شامل کرنا لازمی ہے لجنات رجسٹروں کی تعداد سے بھی مطلع کریں۔

(جنرل سکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

جنگ کے اصل محرک قریش تھے اگر قریش اس کا آغاز نہ کرتے تو صدر اول کی تاریخ بالکل مختلف ہوتی۔ اس لئے ان جنگوں کی ذمہ داری تمام تر قریش پر پڑتی ہے اور حقیقت وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان کا محرک مذہب نہیں تھا بلکہ مذہب کی نفی تھی۔ اس مثال سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جنگوں کا حقیقی محرک لامذہبی ہوتی ہے نہ کہ مذہب۔

اس طرح یہ ایک شیطانی فریب ہے کہ اس نے گذشتہ جنگوں کو مذہبی رنگ دے دیا ہے اور اس فریب میں آ کر مذہب کے خلاف یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے جنگیں ہوئی ہیں

آج بھی عیسائی یورپ اور دیگر اہل مذاہب جو اسلام کے خلاف جذبات رکھتے ہیں مذہب کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ زیادہ تر اس وجہ سے ہیں کہ گذشتہ صدیوں میں مسلمان کہلانے والے دنیا پر بطور اقتدار فائقہ کے چھائے رہے ہیں مسلمان دنیا پر کس طرح چھا گئے یہاں ہم ان تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے تاہم یہاں یہ کہنا ضروری ہے کہ صدر اول کے بعد کی بہت سی جنگیں جو مسلمانوں نے لڑیں انہیں کسی طرح مذہبی نہیں کہا جا سکتا وہ بھی آج کل کی جنگوں کی طرح ذاتی انتفاع کے لئے تھیں اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں مذہب نے کوئی بھی جنگ نہیں کرائی دنیا میں آج تک جتنی جنگیں ہوئی ہیں وہ لوگوں کی لامذہبی کی وجہ سے ہوئی ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بوجہ دمہ بیمار ہیں تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ جملہ احباب کرام و درویشان قادیان سے التماس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(ثناء اللہ زرگر ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴